سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات، 19۔ ستمبر 2019

(یوم الخمیس، 19۔ محرم الحرام 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: چودھواں اجلاس

جلد 14 : شمارہ 3

167

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ19۔ستمبر2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی2019

ایک وزیر آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پنجاب2019

ایک وزیر آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پنجاب2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب2019

ایک وزیر آرڈیننس (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب2019

ایک وزیر آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

168

(بی) مسودہ قانون پر غوروخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

169

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

جمعرات، 19۔ ستمبر 2019

(یوم الخمیس، 19۔ محرم الحرام 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 57 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ
أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ
وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾

سورۃ الحُجرات آیت 12

اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ (تو غیبت نہ کیا کرو) اور اللہ کا ڈر رکھو۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (12)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رحمت دو جہاں حامی بے کساں شافع اُمتاں وہ کہاں میں کہاں
رہبر رہبراں سرورِ سروراں تاجدارِ شاہاں وہ کہاں میں کہاں
ان کی خوشبو سے مہکے چمن در چمن تذکرے آپ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی تاروں کی روشنی ان کے رخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
مہ لقا، خوش نوا، دلرُبا دلکشا، مجتبیٰ، مصطفیٰ راہنما، پیشوا
جملہ محبوبیاں ان گنت خوبیاں ہو سکیں نہ بیاں وہ کہاں میں کہاں
عاشقوں کے لئے طور سینا بنا ان کے قدموں سے یثرب مدینہ بنا
وہ بلائیں مجھے یاد آئیں مجھے تو اڑ کے پہنچوں وہاں وہ کہاں میں کہاں

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا ہیلتھ سے related بڑا valid پوائنٹ آف آرڈر ہے لیکن منسٹر صاحبہ ایک گھنٹہ تک آ رہی ہیں انہیں آلینے دیں تاکہ اس کا کوئی فائدہ بھی ہو۔

سید حسن مرتضیٰ: جی، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بڑے اہم سوالات ہیں پہلے یہ take up کر لیں اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مال و کالونیز سے متعلق سوالات کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1089 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں لے رہا۔ ویسے آپ کا نام بھی محترمہ راحیلہ نعیم نہیں ہے۔ میں نے تو انہیں دعوت دی تھی لیکن محترمہ راحیلہ نعیم موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 1138 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی میں پٹواریوں، قانونگو کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1138: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں پٹواریوں کی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) ضلع وہاڑی میں قانونگو کی اسامیوں کی کتنی تعداد ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ضلع وہاڑی کی تینوں تحصیلوں وہاڑی، بورے والا اور میلسی میں کتنے نائب تحصیلدار ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) وہاڑی میں پٹواریوں کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل اسامیاں	خالی اسامیاں	پُر اسامیاں
264	134	130

(ب) ضلع وہاڑی میں قانونگو کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل اسامیاں	خالی اسامیاں	پُر اسامیاں
30	05	25

(ج) ضلع وہاڑی میں تحصیل وار نائب تحصیلداروں کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل	کل اسامیاں	خالی اسامیاں	پُر اسامیاں
وہاڑی	5	3	2
بورے والا	6	4	2
میلسی	7	5	2
NTOبرانچ	1	0	1

اس طرح ضلع میں کل 19 اسامیاں ہیں سات مع NTOبرانچ میں کام کر رہے ہیں اور 12 اسامیاں خالی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ قانونگو، پٹواری، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کی تقریباً نصف نصف اسامیاں خالی ہیں۔ ایسا کیوں ہے کہ اتنی اسامیاں خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! ضلع میں جتنی اسامیاں ہیں ان کی مکمل تفصیل یہاں پر دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر نے صرف یہ کہا ہے کہ تحصیلدار کی اسامیاں ابھی تک کیوں خالی ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! چونکہ نئے تحصیلداروں کی بھرتی پر ban ہے اور یہ کافی عرصے سے چل رہا ہے پھر پچھلے دس سالوں کی بات آجائے گی۔ جب ban کھلے گا اور نئے تحصیلدار بھرتی ہوں گے تو انشاءاللہ ساری اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ثاقب خورشید!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! پٹواری کی کل 264 اسامیاں ہیں جن میں سے 134 خالی ہیں۔ اگر 134 پٹواریوں کے بغیر ضلع چل سکتا ہے تو پھر ان سیٹوں کو abolish کر دینا مناسب نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ ہمارے بہت سارے مواضعات کمپیوٹرائزیشن میں چلے گئے ہیں اور ان کا کام کمپیوٹر پر چل رہا ہے اور جو non computerized مواضعات ہیں ان میں ابھی پٹواری کام کر رہے ہیں دوسرے مواضعات میں بھی ہیں مگر وہ مل جل کر کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ثاقب خورشید! آپ کو یاد ہو گا کہ کمپیوٹرائزیشن کا ایکٹ میرے دور میں پاس ہوا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ پٹواری کو اس سسٹم سے نکال دیا جائے، اس کے بعد مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی تو انہوں نے اس پر پیشرفت کی اور ابھی بھی کئی جگہوں پر زیادہ سٹیشنز کھولنے کی ضرورت ہے اور وہ کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے یہ خود بخود ہی absorb ہو جائیں گے یا کوئی اور کام دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں لیکن اتنا بڑا خلا ہے کہ تقریباً نصف اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح وہاڑی میں نائب تحصیلداروں کی کل اسامیاں پانچ ہیں اور تین اسامیاں خالی ہیں اس طرح دو نائب تحصیلداروں کے ساتھ پوری تحصیل کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ پبلک سروس کمیشن کو لکھیں گے چونکہ اب تو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی بھرتیاں ہوتی ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ensure کرا دیں کہ پوری قانونگویوں میں یا نائب تحصیلداری کے حلقے میں خالی اسامیوں کو تبادلے کر کے پُر کر لیں تاکہ عوام کو سہولیات میسر آسکیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ثاقب خورشید! آپ کی تو یہ request ہونی چاہئے کہ اراضی ریکارڈ کے سہولت سنٹر بڑھائے جائیں تاکہ عوام کو آسانی ہو۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! آپ ٹھیک فرما رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ منیرہ یامین ستّی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ منیرہ یامین ستّی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1112 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: جیل خانہ کی زمین لیز پر دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1112: **محترمہ منیرہ یامین ستّی:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی کچہری کے قریب واقع جیل کی زمین کس کو کتنے عرصہ کے لئے لیز پر دی گئی نیز کیا لیز ہولڈر یہ زمین آگے کسی کو لیز پر دے سکتا ہے؟

(ب) کس کس کمپنی کو یہ اراضی لیز پر دی گئی ہے کمپنی اور اس کے مالک کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) یہ زمین بحوالہ وزیر اعلیٰ ڈائریکٹو نمبر 2976 مورخہ 1988-09-03 کو محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کے قبضہ میں دے دی گئی۔ بذریعہ انتقال نمبر 174 موضع سول لائن رقبہ تعدادی 16-85 کا قبضہ جوڈیشل کمپلیکس کو دے دیا گیا۔ محکمہ مال کے ریکارڈ میں یہی اندراج ہے۔

(ب) محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق جیل کے رقبہ کا قبضہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو دیا گیا لیز کی بابت کوئی اندراج نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ منیرہ یامین ستی: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا ہے کہ راولپنڈی کچہری کے قریب واقع جیل کی زمین کس کو کتنے عرصہ کے لئے لیز پر دی گئی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ سوال نہ پڑھیں بلکہ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ منیرہ یامین ستی: جناب سپیکر! میری معلومات کے مطابق یہ جواب درست نہیں ہے کیونکہ وہاں پر مکڈونلڈ اور دوسرے ریسٹورنٹ بنائے گئے ہیں اور کچھ جگہ محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو بھی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو یہ جگہ کتنے عرصہ کے لئے دی گئی ہے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ زمین وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو پر 1988 میں محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو دے دی گئی تھی۔ اس کے بعد اگر انہوں نے یہ جگہ sublet کی ہے تو اس کا ہمارے پاس ریکارڈ نہیں ہے اس کے لئے آپ

محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو fresh question بھجوا دیں تو وہ آپ کو اس کی تفصیل بتا دیں گے۔ ہمارے ریکارڈ کے مطابق یہ زمین جوڈیشل کمپلیکس کو جیل کے لئے دی گئی تھی جبکہ محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ نے اس زمین کو آگے sublet کیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! کیا یہ پارک والی جگہ ہے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جی، ہاں یہ پارک والی جگہ ہے۔ یہ جگہ ہمارے محکمہ کی طرف سے جوڈیشل کمپلیکس کو جیل کے لئے دی گئی تھی جو کہ آگے انہوں نے sublet کی ہے لہٰذا یہ سوال ان سے متعلقہ ہے اور معزز ممبر انہی سے اس کا جواب پوچھ لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جواب میں لکھا گیا ہے کہ بذریعہ انتقال نمبر 174 موضع سول لائن رقبہ تعدادی 16-85 کا قبضہ جوڈیشل کمپلیکس کو دے دیا گیا۔ جمع بندی اور گرداوری کا ریکارڈ محکمہ مال کے پاس ہے۔ جب جمع بندی کا ریکارڈ محکمہ مال کے پاس ہے تو اس کے اندر اندراج ہونا چاہئے کہ کیا یہ زمین acquisition کے تحت گئی ہے یا اس کو sale کیا گیا ہے، اگر یہ زمین sale کی گئی ہے تو اس کا کتنا ٹیکس لیا گیا اور کتنی ڈیوٹی لی گئی ہے؟ یہ سارا ریکارڈ محکمہ مال کے پاس ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس کام کو سمجھتے ہیں اور میں بھی تھوڑا بہت جانتا ہوں۔ ان خسرہ نمبروں کی جمع بندی مجھے ابھی دکھا دیں تو میں ابھی بتا دیتا ہوں کہ زمین کیسے آئی ہے اور کدھر گئی ہے۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں نے جواب میں کہا ہے کہ یہ زمین ہمارے محکمہ نے ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو دی تھی۔ محکمہ مال کے ریکارڈ میں بھی یہی لکھا ہوا ہے۔ محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کا right ہے کہ وہ آگے اس زمین کو sublet کریں یا کرائے پر دے دے۔ اس حوالے سے اگر کوئی سوال پوچھنا مقصود ہے تو ان سے کیا جائے۔ معزز ممبر اس حوالے سے fresh question کر دیں تو وہ جواب دے دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جمع بندی میں اندراج کے بغیر انتقال نہیں ہو سکتا اور اگر یہ زمین ایک محکمہ سے دوسرے محکمہ کو shift ہوئی ہے تو اس کا اندراج لازماً ہو گا اور یہ بھی لکھا ہو گا کہ کس کے حکم سے ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! 1988 میں وزیر اعلیٰ میاں محمد نواز شریف تھے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سُنیں۔ آپ سمجھ رہے ہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے آپ سمجھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں 1988 کی بات نہیں کر رہا۔ جب یہ زمین جوڈیشل کمپلیکس کو دی گئی تھی تو اس کا اندراج جمع بندی میں موجود ہو گا۔ مجھے وہ اندارج دکھا دیں تو میں بتا دوں گا کہ یہ زمین کس طرح سے آئی ہے۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! یہ زمین محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو دی گئی ہے اگر آپ fresh question کر لیں تو پھر شاید اس کی ساری تفصیل مل جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ محکمہ کو defend کرنا چاہتے ہیں تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! مجھے محکمہ کو defend کرنے کی کیا ضرورت ہے اور اس میں میرا کیا لینا دینا ہے؟ اُس وقت تو وزیر اعلیٰ میاں محمد نواز شریف تھے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں۔ میں معافی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1370 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ماموں کانجن میں اراضی ریکارڈ سنٹر کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

1370*: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں کوئی سہولت سنٹر موجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اراضی ریکارڈ سنٹر کی سہولت حاصل کرنے کے لئے پچاس کلومیٹر دُور تاندلیانوالہ جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماموں کانجن کی آبادی 90 چکوک پر مشتمل ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے جب گنّے کی کرشنگ کا وقت ہوتا ہے تو روڈ بلاک ہو جاتا ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ماموں کانجن میں سہولت سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! اراضی ریکارڈ سنٹرز تحصیل کی سطح پر قائم کئے گئے ہیں ماموں کانجن تحصیل تاندلیانوالہ کا حصہ ہے۔

(ب) جی ہاں! اراضی ریکارڈ سنٹر تاندلیانوالہ سے ماموں کانجن کا فاصلہ تقریباً 50 کلومیٹر ہی ہے۔

(ج) ماموں کانجن قانونگوئی 32 چکوک پر مشتمل ہے اس سے متصل قانونگوئی کلیانوالہ میں 23 مواضعات ہیں۔

(د) ضلعی انتظامیہ سے متعلقہ ہے۔

(ہ) حکومت ماموں کانجن میں اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کر رہی ہے اس بابت منصوبہ منظوری اور فنڈز کے اجراء کے مراحل میں ہے اور سال 2019 میں اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! جواب کے جز (ہ) میں منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے کہ دسمبر 2019 تک ماموں کانجن میں اراضی سنٹر قائم کر دیا جائے گا۔ میرے لئے یہ بڑی خوش آئند خبر ہے اور میں منسٹر صاحب کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی یقین دہانی پر عملدرآمد کروائیں گے اور ماموں کانجن میں اراضی سنٹر قائم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر عمارت بن چکی ہے اور محکمہ نے صرف عملہ تعینات کرنا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ منسٹر صاحب کی کوشش سے ہمارا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ماموں کانجن میں اراضی سنٹر جلدی قائم کروا دیں۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 1134 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وہاڑی میں لمبر داران کو رقبہ کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

***1134: جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع وہاڑی میں لمبر داران کو پچھلے سالوں میں رقبہ الاٹ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا ان کے بیع نامے بنا دیئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کن کن لمبر داران کو رقبہ کی الاٹمنٹ ہوئی ہے ان کے نام دیہات اور مزید تفصیل بتائی جائے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) لمبر داران کو لمبر داری گرانٹ کے تحت رقبہ جات مجوزہ لمبر داری گرانٹ تحت ہدایت بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور مورخہ 17.01.2006 الاٹ کئے جاتے ہیں۔ عہدہ لمبر داری خالی ہونے پر نئے تعینات ہونے والے لمبر داران کو رقبہ مجوزہ لمبر داری گرانٹ موجود ہو تو منتقل کر دیا جاتا ہے۔ ضلع وہاڑی میں لمبر داران کی کل تعداد 1055 ہے اور ان میں سے 454 لمبر داران کے پاس رقبہ لمبر داری گرانٹ ہے۔

(ب) قبل ازیں 454 میں سے چار لمبر داران کے بیع نامہ جات تحت ہدایت بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور مورخہ 13.07.1976 جاری ہوئے تھے۔مابعد مورخہ 14.01.2019 کو مزید پانچ لمبر داران کو تابع حکم سپریم کورٹ آف پاکستان مورخہ 10.07.2017 بیع نامے جاری ہوئے اس طرح کل 9 لمبر داران کو بیع نامے جاری ہوئے۔

(ج) تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	چک نمبر	تحصیل	نام لمبر دار
1-	98/EB	بورے والا	ذوالفقار علی ولد غلام رسول چشتی
2-	170/EB	بورے والا	ملک محمد ولد غلام حیدر گوجر
3-	44/WP	وہاڑی	منظور حسین ولد نامدار پشیہ
4-	187/EB	بورے والا	نثار احمد ولد حق نواز چدھڑ
5-	255/EB	بورے والا	محمد اشفاق ولد شاہ محمد آرائیں
6-	105/WB	وہاڑی	منصب علی ولد نور محمد آرائیں
7-	81/WB	وہاڑی	محمد صدیق ولد محمد شریف بھٹی
8-	53/EB	وہاڑی	محمد خان ولد محمد پناہ بھٹی
9-	WB/55	وہاڑی	محمد یونس ولد احمد خان بھٹی

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع وہاڑی میں لمبر داران کی کل تعداد 1055 ہے اور ان میں سے 454 لمبر داروں کے پاس رقبہ لمبر داری گرانٹ ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باقی لمبر داروں کو رقبہ لمبر داری گرانٹ کیوں نہیں دیا گیا؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ ضلع وہاڑی میں لمبر داروں کو پچھلے سال کتنا رقبہ الاٹ کیا گیا ہے؟ اس کا بڑا واضح جواب دیا گیا ہے۔بورڈ آف ریونیو کے تحت کالونیز ڈیپارٹمنٹ کا ایک function لمبر داری گرانٹ دینا ہے جس کے تحت 12½ ایکڑ زمین لمبر دار کو لیز پر الاٹ کی جاتی ہے۔اس کے تحت ضلع وہاڑی میں کل 1055 لمبر داران ہیں جن میں سے 454 لمبر داران کے پاس لمبر داری گرانٹ موجود ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ کیا ان کے بیع نامے بنا دیئے گئے ہیں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 454 لمبر داران جن کو لمبر داری گرانٹ رقبہ دیا گیا تھا ان میں سے 9 لمبر داران کو بیع نامہ شاہی جاری کر دیا گیا ہے۔ بیع نامہ شاہی یہ ہوتا ہے کہ جب حکومت زمین الاٹ کرتی ہے اور جب اس کو حق ملکیت دیتی ہے تو اسے بیع نامہ شاہی جاری کرتی ہے۔ 9 لمبر داران کو بیع نامہ شاہی جاری ہو چکا ہے۔ ان میں سے 4 لمبر داران کو 1976 میں بیع نامہ شاہی جاری ہوا تھا اور 5 لمبر داران کو 14۔ جنوری 2019 کو سپریم کورٹ کے حکم پر بیع نامے جاری کئے گئے ہیں۔ تحریری جواب میں یہ ساری تفصیل موجود ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جواب کے مطابق 9 لمبر داروں کے بیع نامے تیار کئے گئے ہیں جبکہ باقی تقریباً 445 لمبر داروں کو بیع نامے نہیں ملے۔ کیا ان کو بیع نامے ملنے کی توقع ہے؟ سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق precedent قائم ہو گئی ہے تو کیا باقی لمبر داروں کو بھی بیع نامے مل جائیں گے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو سوال پوچھا تھا اس کا تفصیلی جواب دے دیا گیا ہے۔ 9 لمبر داروں کی تفصیل، نام اور تاریخ بھی بتا دی گئی ہے۔ معزز ممبر نے جو ابھی ضمنی سوال پوچھا ہے یہ fresh question بنتا ہے اگر معزز ممبر fresh question دے دیں تو ہم تفصیل کے ساتھ بتا دیں کہ باقی 445 لمبر داران کو بیع نامہ شاہی کیوں نہیں ملا؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق 9 لمبر داروں کے بیع نامے تیار کئے گئے ہیں اور تقریباً 447 لمبر داروں کے بیع نامے تیار نہیں ہوئے تو کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ اُن کے رقبہ کے بیع نامے تیار کر دیئے جائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ پچھلے تقریباً دس سالوں سے state land کی کوئی پالیسی نہیں بنائی گئی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر!میری خواہش اور ارادہ یہ ہے کہ اس معزز ہاؤس کو میڈیاtalkنہ بنائیں۔ میں بڑےprofessionalطریقے سے ان کے سوالات کے جوابات دینا چاہوں گا اور میں اُسی کے مطابق دے رہا ہوں۔ محکمہ کالونیز کے تقریباً functions 13/12 تھے تمام کے تمام پرban تھااور چیزیںstuck تھیں۔

جناب سپیکر!پہلی دفعہ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں آج سے ڈیڑھ مہینہ پہلے ہم نےstate landکیlease and saleکے حوالے سےproper, solid appropriate and optimal policyبنائی ہے جو آج شام یا کل تکproper gazette notificationکی صورت میں پبلک کے سامنے بھی آرہی ہے۔اُس پالیسی کے مطابق باقی447 لمبرداروں کے بیع نامےconsiderہو جائیں گے۔ آپfresh questionدیں گے تو اُس کے بعد اُس کا جواب آئے گا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔سب تشریف رکھیں۔جناب محمد وارث شاد!آپ بھی ایک منٹ بیٹھیں۔Questionsکاbasic spiritہے کہ جنہوں نے سوال کیا ہے وہ اُس پر ضمنی سوالات کریں گے اور اُن کا جواب آئے گا۔جی،جناب محمد ثاقب خوشید!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر!شکریہ۔ جو لمبردار پیچھے رہ گئے ہیں اُن کے بیع نامے کب تک بن جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی،وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز(جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!1976 کی ایک پالیسی کے تحت جو لمبردار معیار پر پورے اُترتے تھے اُن کو بیع نامے دیئے گئے، باقی لمبردار کورٹ میں چلے گئے اور وہاں سے بیع نامے کے آرڈرز لے آئے۔

جناب سپیکر!میں نے بتایا ہے کہ ابھی پالیسی بنی ہے جو آج یا کل اعلان ہو جائے گی اُس کا گزٹ نوٹیفکیشن ہو جائے گا اور اُس کے تحت ان سب کوdealکر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں تو آج بڑا خوش تھا کہ وزیر صاحب نے جس طرح ماموں کانجن کے اراضی سنٹر کی منظوری دی ہے تو اسی طرح یہ ماموں کانجن کو تحصیل بنانے کا بھی اعلان کر دیں گے۔ جب آپ وزیر اعلیٰ تھے تو آپ نے ماموں کانجن کو تحصیل بنانے کا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا لیکن وہ اسمبلی ختم ہو گئی تو وہ معاملہ pending ہو گیا تو میں وزیر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا مستقبل میں اُمید کی کوئی کرن ہے کہ ماموں کانجن کو تحصیل بنا دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: دیکھیں، اس بات کا کسی کو بھی نہیں پتا لہٰذا یہ بھی پوچھ کر بتائیں گے۔ وزیر صاحب! آپ یہ بات وزیر اعلیٰ تک ضرور پہنچائیں کہ یہ ایک genuine demand ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

کینسر کے مریضوں کو دوائی فراہم کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا بڑا اہم issue ہے۔ ہم نے ساری زندگی سڑکوں پر احتجاج دیکھے ہیں اور احتجاج کئے بھی ہیں۔ یہاں مزدور، کسان، ملازمین اور ڈاکٹرز بھی احتجاج کرتے ہیں۔ کل بڑی شرم کا مقام تھا کہ کینسر کے مریض جو اپنی زندگی کی جنگ لڑ رہے ہیں وہ بے چارے چیئرنگ کراس پر آ کر بیٹھے تھے اور احتجاج کر رہے تھے کہ ہمیں کینسر کی دوائی نہیں مل رہی۔ اگر کینسر جیسی موذی مرض کی دوا نہیں ملے گی تو وہ بے چارے کیسے survive کر سکیں گے؟

جناب سپیکر! پچھلے دس سال سے جیسی بھی حکومت تھی اور جو بھی اعتراضات ہیں وہ ہم اپنے سر لیتے ہیں وہ جس طرح کے بھی لوگ تھے کینسر کے مریضوں کو دوائی ملتی تھی لیکن اس دور حکومت میں جب تبدیلی کا دور آیا اور وہ دور آیا کہ اللہ تعالیٰ نے جناب عمران خان کو کینسر ہسپتال کے نام پر اتنا بڑا عہدہ دیا۔ اُن کی والدہ محترمہ جو کینسر کے مرض کے باعث وفات پا گئیں انہوں نے اُن کے نام پر کینسر کا ایک ہسپتال بنایا اور لوگ جب بھی اُن کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس نے

کینسر کا ہسپتال بنا دیا تھا، اس نے ورلڈ کپ جیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جناب عمران خان کو توفیق دیں وہ کینسر کے چھ ہسپتال بنائیں ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں across the board بات کر رہا ہوں، پاکستان تحریک انصاف کے لوگ بھی تحریک انصاف کی سوچ سے باہر نکل کر دیکھیں کہ کینسر کے مریض کو دوائی ملنی چاہئے یا نہیں؟ [*********] یہی لوگ حکومت میں آنے سے پہلے کہتے تھے جناب علی مومن اور جناب عمران خان کہتے تھے کہ جس حکومت میں قاتل نامعلوم ہو اُس کا قاتل حاکم وقت ہوتا ہے۔ کیا ان چار لوگوں کی ایف آئی آر اس وزیر صحت پر درج ہو گی؟

جناب سپیکر! کیا ان چار لوگوں کی FIR اس وزیر صحت پر درج ہو گی؟ کیا یہ وزیر صحت جوابدہ ہیں کہ کینسر کی دوائیاں کیوں نہیں مل رہیں، وہ کنٹریکٹ کیوں نہیں sign ہو رہے؟ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے ہم کوئی بھیک نہیں مانگ رہے، ہم کوئی خیرات نہیں مانگ رہے ہم tax payers ہیں دوائی لینا ہمارا حق ہے، تعلیم ہمارا حق ہے اگر ہم حکومت سے اپنا حق مانگیں تو کون کہتا ہے کہ ہم غلط کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے، آپ کا پوائنٹ ٹھیک ہے اور آپ نے ماشاءاللہ بڑے اچھے انداز میں بات کر لی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے آپ کے وزیر cross talk کر رہے ہوتے ہیں۔

MR SPEAKER: No cross talk please. No cross talk.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایک وزیر نے جواب دینا ہوتا ہے اور چار وزیر ساتھ دیتے ہیں۔ میں نے اپنی بات کر لی ہے اب آپ نے جو مناسب ہو وہ فیصلہ کرنا ہے۔

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر مباحثات مورخہ 11۔ اکتوبر 2019 صفحہ نمبر 397 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحبہ! ان کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ اس بات پر کافی شور اٹھا ہوا ہے اور کل واقعی احتجاج بھی ہوا ہے۔ کینسر کے مریضوں کی دوائی کبھی بند نہیں ہوئی تھی چاہے ان کی حکومت تھی یا اس سے پہلے کوئی اور حکومت تھی۔ یہ بڑا لمحہ فکریہ ہے۔ آپ نے قطع نظر اس کے کہ کیونکہ جذبات میں بات ہو جاتی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ستمبر 2018 میں ہماری حکومت تھی اور اس ستمبر میں بھی ہے۔ Novartis کمپنی کے ساتھ پانچ سال کا کنٹریکٹ تھا جس کے تحت 3300 مریضوں کو کینسر کی ادویات ملتی تھیں۔ اس کی تقریباً لاگت ایک ارب 20 کروڑ روپے تھی۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ سال کے عرصہ میں تقریباً 6۔ارب کی دوائی خرید کر مریضوں کو دی گئی ہے۔ پچھلے پورے سال میں ہم دوائی دیتے رہے ہیں۔ اہم چیز یہ تھی کہ سال ختم ہونے پر کنٹریکٹ ختم ہونا تھا اس میں اہم بات یہ تھی کہ ایک آڈٹ کرایا جائے ورنہ آپ ہی ہم سے حساب پوچھتے کہ آپ نے کیا کیا ہے۔ اس کا آڈٹ مکمل ہو گیا، ان کا کنٹریکٹ ہم نے بالکل ختم نہیں کیا وہ continue کرنا تھا۔

جناب سپیکر! اس کا باقاعدہ نوٹس لیا گیا ان کو خط لکھا گیا ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے دوائی کیوں روکی ہے۔ انہوں نے اصل میں دوائی روک کر پریشر ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ ہم نے دوائی بالکل نہیں روکی۔ آج سے پندرہ بیس دن پہلے تک دوائی مل رہی تھی۔

جناب سپیکر! میں آج صبح سارے کام چھوڑ کر دفتر پہنچی اور when I read it اور I took notice of it تو میں آپ کو تسلی دینا چاہتی ہوں کہ ہم کبھی بھی دوائی نہیں روکیں گے۔ آپ نے بالکل صحیح چیز کی نشاندہی کی ہے۔ اگر ہم سارا سال دوائی دیتے رہے ہیں تو پھر اب ہم خدانخواستہ کیوں دوائی روکیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ ایسا معاملہ ہے جو سب کا متفقہ معاملہ ہے۔ اس میں کوئی point scoring کر رہا ہے اور نہ ہونی چاہئے۔ اس میں یہ بھی دیکھنا ہے کہ flaw کہاں پر آیا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہمارے محکمہ نے جب کمپنی کو لیٹر بھیجا کہ آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے کن وجوہات پر اس کنٹریکٹ کو honour نہیں کیا۔ اگر آپ کہیں گے تو آئندہ میں لا کر آپ کو دکھا دوں گی۔ اس کے بعد وہاں سے باقاعدہ E-mail آ گئی ہے۔ ان کے جنرل مینجر نے کہا کہ فوری طور پر مریضوں کی دوائیاں بھیجی جائیں۔ ان کے اپنے لوگوں کی وجہ سے communication gap ہوا اس لئے میں آپ کو بتاتی چلی جا رہی ہوں کہ اس کو میں ذاتی طور پر خود دیکھ رہی تھی کہ ادویات وقت پر ملیں۔ اس حوالے سے سمری منظور ہو چکی کابینہ نے منظوری دے دی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! کیا صرف Novartis ہی یہ ادویات سپلائی کرتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اسی لئے تو ہمیں تھرڈ پارٹی آڈٹ کروانا پڑا۔ اس کمپنی کی monopoly ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! اس حوالے سے آپ کو پہلے سٹاک in hand رکھنا چاہئے تھا کہ جب یہ گڑبڑ کریں تو اس وقت ادویات ہمارے پاس ہوں۔ ہم مانتے ہیں کہ آپ بہت محنت کر رہی ہیں لیکن اس میں کئی لوگوں کی جان چلی گئی ہے۔ اس حوالے سے اتنا سٹاک اپنے پاس ضرور رکھنا چاہئے کہ خدانخواستہ کوئی معاملہ ہو جاتا ہے، کوئی حادثہ ہو جاتا ہے اور باہر سے ادویات نہیں آ سکیں تو پھر ہمارے پاس ہنگامی حالات کے لئے سٹاک تو موجود ہونا چاہئے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہمارے پاس سٹاک موجود تھا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ Novartis کے علاوہ کوئی اور فرم سپلائی نہیں دے سکتی۔

جناب سپیکر: ہم Novartis سے زیادہ strong ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے خود اور ہمارے سیکرٹریز نے بھی Novartis سے بات کی اور انہیں بارہا کہا۔ آج جب ان کو یہ بتایا گیا کہ آپ اس معاہدے کے خلاف کیسے جا سکتے ہیں تو آج ان کے MD نے باقاعدہ E-mail کی کہ ہم immediately medicine release کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس

سٹاک تھا اسی لئے ہم جون کے مہینے کے بعد چلاتے رہے ہیں اور باقاعدگی سے اس پر کام کر رہے تھے کہ آپ ہمیں جلد سے جلد سپلائی دے دیں اس لئے میں پورے یقین سے آپ کو کہنا چاہتی ہوں کہ ہماری طرف سے کوئی کوتاہی نہیں تھی۔

جناب سپیکر! اس میں اہم بات یہ بھی ہے کہ پانچ سال کا معاہدہ ختم ہو رہا تھا اور اگلا معاہدہ تھرڈ پارٹی آڈٹ کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ 6½ ارب روپیہ خرچ ہوا ہے تو اس کا کچھ نہ کچھ آڈٹ ہونا چاہئے۔ اس وقت کل مریض 3300 ہیں جنہیں یہ دوائی ملتی ہے۔ It is not a curative medicine بلکہ یہ مریض کو سپورٹ کرنے کے لئے دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! گورنمنٹ کے علاوہ جو پرائیویٹ کینسر ہسپتال ہیں اور وفاقی حکومت کا بھی ایک کینسر ہسپتال ہے کیا وہ بھی یہی دوائی استعمال کرتے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! Novartis نے شروع میں یہ دوائی مفت شروع کی تھی۔ میرے خیال میں یہ 2004-05 کی بات ہے۔ اس کے بعد جب مریضوں کی تعداد 1800 سے زائد ہو گئی تو پھر انہوں نے گورنمنٹ کو کہا کہ اس دوائی کی 10 فیصد قیمت آپ ہمیں دیں اور باقی قیمت ہم برداشت کریں گے۔ 2013 میں اس معاہدہ پر پانچ سال کے لئے دستخط ہوئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہ تو ٹھیک ہے۔ اس میں یہ ہونا چاہئے تھا کیونکہ یہ بہت crucial چیز ہے بندے تو مر گئے۔ یہ fact ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ چار بندوں کا نام لے رہے ہیں تو یہ ہمیں identify کر کے بتا دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! لیکن جن کی جان چلی گئی ہے اور جس وجہ سے گئی ہے۔ اس بارے میں ضرور معلوم کریں کہ اس میں قصوروار کون ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ضرور معلوم کروں گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ مہربانی کریں کہ آپ اپنے پاس چاہے کچھ بھی کریں وزیر اعلیٰ کو کہیں یا جو چاہے کریں لیکن آپ کے پاس ہر وقت مشکل حالات کے لئے سٹاک موجود رہنا چاہئے۔ خدانخواستہ دوائی باہر سے ہی نہیں آتی تو آپ کے پاس اتنا سٹاک ہونا چاہئے کہ آپ sustain کر سکیں اور یہ دوائی دے سکیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ایک اور کام بھی کیا جا سکتا تھا کہ مختلف ہسپتالوں سے دوائی خرید کر بھی اس سٹاک کو built کیا جا سکتا تھا۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ دوائی open market میں available نہیں ہے۔ یہ دوائی ہسپتالوں کے پاس بھی نہیں تھی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ایک غلطی کسی کی بھی وجہ سے ہو گئی لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ غلطی آئندہ نہ ہو۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ سب کے پاس اپنے مریضوں کی تعداد کے مطابق دوائی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ اس کی انکوائری کے آرڈر کریں کہ کتنے افراد کی اس دوائی کی وجہ سے وفات ہوئی ہے اور ذمہ داری کا تعین کریں۔ اس کے علاوہ آپ فوری طور پر وزیر اعلیٰ سے سپیشل فنڈز لیں اور اپنے سٹاک کو build up کریں تاکہ دوبارہ ایسے واقعات نہ ہوں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ کوئی تجویز دے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ محکموں کے آڈٹ ہوتے رہتے ہیں، کمپنیوں کے بھی ہوتے رہتے ہیں لیکن کام روکا نہیں جاتا بلکہ جاری رہتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ دوائیاں وہی کمپنی تقسیم کرتی ہے۔ گورنمنٹ ان کو ادائیگی کرتی ہے۔ انہوں نے تقریباً پانچ ہزار مریضوں کی رجسٹریشن کی ہوئی ہے جو میڈیسن لیتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ ہاؤس کی ایک مانیٹرنگ کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: اس میں منسٹر صاحبہ نے on the floor of the House کہا ہے، ان کا محکمہ ہے وہ ہاؤس کو اس حوالے سے brief کریں گی کہ اس میں کون قصوروار ہے اور کس کا قصور ہے یہ بھی identify ہو جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے سٹاک کے حوالے سے بھی clear کیا ہے کہ ہم آئندہ سے اتنا سٹاک رکھیں گے اور اس کے لئے یہ وزیراعلیٰ سے سپیشل فنڈز بھی لیں گی تاکہ یہ بات دوبارہ نہ ہو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! دوائی بس فی الفور جاری ہو جائے۔

جناب سپیکر: جس کا قصور ہو گا اس کا منسٹر صاحبہ بتائیں گی تو پھر ظاہر ہے جس کی غلطی ہوئی اس کے خلاف ایکشن تو ہو گا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جاری---)

جناب سپیکر: چلیں، اب یہ بات ہو چکی لہٰذا اب اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1338 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور میں سرکاری رقبہ لیز / پٹہ پر دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1338: **چودھری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں بے شمار لوگوں سے سرکاری رقبہ واگزار کروایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ پر ناجائز قابضین عرصہ دراز سے کاشتکاری کر رہے تھے کیا مسل ناجائز کاشت ہر فصل کی ہر سال بنتی ہے کیا مذکورہ رقبہ کی مسل ناجائز کاشت مرتب کی گئی ہے تو اربوں روپے تاوان کیوں نہیں لگایا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ ملکیتی حکومت کا کوئی شیڈول جاری نہیں کیا گیا جس کے تحت مذکورہ رقبہ کو لیز یا پٹہ پر دیا جائے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ قابضین سے اربوں روپے کا تاوان وصول کرنے، مسل ناجائز کاشت مرتب کرانے اور از سر نو مذکورہ رقبہ کو لیز یا پٹہ پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) درست ہے۔

(ب) ضمن ہذا اس حد تک درست ہے کہ ناجائز قابضین رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت پر ناجائز قابض تھے جن کے خلاف ناجائز کاشت کی مسلہ جات مرتب ہو کر زیر کارروائی ہیں جن پر تاوان لاگو کر کے ترجیحی بنیاد پر وصول کیا جائے گا۔

(ج) اس ضمن میں پالیسی زیر غور ہے۔

(د) ناجائز کاشت کی مسلہ جات مرتب ہو کر زیر کارروائی ہیں اور مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد رقم وصول کی جائے گی۔ رقبہ ہذا کی ڈسپوزل سے متعلق پالیسی زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا معزز منسٹر صاحب بتائیں گے کہ کتنے لوگوں سے یہ رقبہ واگزار کروایا گیا ہے اور یہ کل رقبہ کتنا تھا اور ان لوگوں کے خلاف آج تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو سوال پوچھا ہے تو یہ درست ہے کہ تحصیل دیپالپور ہی نہیں بلکہ پورے پنجاب میں لاکھوں ایکڑ زمین پر پچھلے کئی سالوں سے قبضے تھے اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں تقریباً 10 لاکھ ایکڑ زمین اربوں روپے مالیت کی واگزار کروائی گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری حکومت کی بہت بڑی distinction ہے۔ اسی context میں تحصیل دیپالپور میں بھی زرعی رقبے پر لوگ قابض تھے تو وہ قبضہ چھڑوالیا گیا ہے جیسا کہ ابھی معزز ممبر نے خود اس چیز کو تسلیم بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر! سوال معزز ممبر کا یہ ہے کہ ان سے تاوان لیا گیا ہے کہ نہیں لیا گیا؟ اب میں ایک چیز دوستوں کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ سرکاری زمین۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! منسٹر صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں ان کو اپنا سوال دوبارہ بتادوں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ اپنی بات clarify کردیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ کتنے لوگوں سے یہ رقبہ واگزار کروایا گیا ہے اور یہ کل رقبہ کتنا تھا اور ان لوگوں کے خلاف آج تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! انہوں نے ابھی آپ کو بتایا تو ہے۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی ماشاءاللہ پہلی مرتبہ ایم پی اے نہیں بنے یہ اس سے پہلے بھی ایم پی اے رہے ہیں۔ یہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنا رقبہ کتنے لوگوں سے واگزار کروایا ہے یہ ضمنی سوال ہے؟ تو یہ ضمنی سوال نہیں ہے بلکہ یہ پورا ایک ماہ انویسٹی گیشن کے بعد جواب دینے والا سوال ہے۔

جناب سپیکر! اس میں اے سی، ڈی سی اور کمشنر صاحب اپنے محکمہ مال ڈیپارٹمنٹ کو ساتھ ملا کر پوری تفصیل فراہم کریں گے لہذا آپ نیا سوال دیں تو ساری تفصیل آپ کو فراہم کر دی جائے گی۔ ان کا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں سے رقبہ واگزار کروایا گیا ہے کیا ان سے تاوان لیا گیا ہے؟ اب تاوان کی definition آپ لوگوں کے لئے عرض کر دوں کہ ایک لگان ہے اور ایک تاوان ہے۔ سرکاری زمین اگر legally کسی کے پاس ہے تو اس سے لگان لیا جاتا ہے، سرکاری زمین پر اگر ناجائز قبضہ ہو تو ان سے تاوان لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! بات پھر دوبارہ وہی ہے کہ بد قسمتی سے پچھلے آٹھ، دس سالوں سے کوئی پالیسی develop نہیں ہوئی تھی کہ جو ناجائز قابضین ہیں ان سے کس طریقے سے پیسا لینا ہے۔

جناب سپیکر! پہلی مرتبہ آج جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ انشاءاللہ آج کل میں آپ کے سامنے state land policy آجائے گی جس کی ہماری کابینہ نے approval دی ہے لہذا سرکاری طور پر کئی سالوں کے بعد پہلی مرتبہ پالیسی آئے گی جس میں وفاقی حکومت، صوبائی حکومت، خیراتی ادارے ان تمام کو کن terms and condition پر زرعی اور کمرشل سرکاری زمین lease یا sale کرنی ہے وہ آج open ہو جائے گی اس کے تحت ان سے ہم تاوان لے لیں گے۔ یہ ان کے سوال کا simple سا جواب ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ سوال گندم ہے اور جواب چنا ہے۔ میں نے ایک سادہ سا سوال پوچھا ہے یہ پچھلے دس سالوں کو چھوڑ دیں کیونکہ دس سال تو بہت بُرا دور رہا ہے۔ آج تقریباً 13 ماہ ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ نے یہاں پر 13 ماہ کا ذکر ہی نہیں کیا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا سوال تبدیلی سرکار کے پہلے سال کے متعلق ہے۔ انہوں نے زمینیں واگزار کروائی ہیں اس حوالے سے آج تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! منسٹر صاحب نے اس حوالے سے بتا تو دیا ہے کہ ہم نے ایک پالیسی بنا دی ہے جو کہ اس ہاؤس میں announce کی جائے گی۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔ گزارش یہ ہے کہ غلط بیانی ہو رہی ہے۔ پالیسی تو اس حوالے سے بنے گی کہ آیا زمین lease out کرنی یا sale کرنی ہے؟

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ ایک period specify کریں اس میں اگر آپ کے پاس کوئی خاص انفارمیشن ہے اس حوالے سے آپ سوال پوچھ لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سوال کو مختصر کر دیتا ہوں کہ کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ تحصیل دیپالپور میں جتنے سرکاری زمینوں پر ناجائز قابضین تھے ان سے قبضہ واپس لے لیا؟

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! یہ تو آپ کا fresh question بنتا ہے۔ تحصیل دیپالپور میں کتنے قابضین تھے ان کے پھر نام چاہئیں تو نام تو کوئی بھی نہیں بتا سکتا ناں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہو گی کیونکہ اس کا background ہے۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر سوال کی ایک ایسی spirit ہوتی ہے جس سے ہاؤس کا بھی فائدہ ہوتا ہے کیونکہ سوال آنے سے کوئی ناجائز چیز ہو اس پر سب کی توجہ مبذول ہو جاتی ہے اور اس کی دادرسی کیسے ہو اس کا بھی پتا چل جاتا ہے لہٰذا اس حوالے سے آپ سوال کر لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اس میں آپ کی مہربانی ہے ایک معاملہ آپ کے نوٹس میں آیا اور آپ نے یہاں پر رولنگ دی تو اس پر کچھ نہ کچھ عمل ہوا۔ اس سوال کے حوالے سے میرا مؤقف یہ ہے کہ وہاں پر پسند اور ناپسند کی بنیاد پر کام کیا گیا ہے۔ جو لوگ تبدیلی سرکار کے ساتھ ہیں وہ آج بھی ناجائز قابض ہیں اور چھوٹے چھوٹے زمینداروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ اگر آپ کہیں تو میرے پاس documentary proof تصویروں کی صورت میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں لہٰذا آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ دیکھیں، منسٹر صاحب! اگر وہاں پر pick and choose کیا گیا ہے جس کی طرف معزز ممبر اشارہ کر رہے ہیں وہ تو پھر آپ کو take up کرنا پڑے گا کیونکہ یہ تو بڑی زیادتی ہے کہ کسی کو چھوڑ دیا جائے تو مجھے یہ بتائیں کہ یہ across the board ہوا ہے یا نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کن لوگوں کو چھوڑا گیا ہے اور کن لوگوں کو نہیں چھوڑا گیا تو اس حوالے سے آپ ابھی تو نہیں بتا سکتے لیکن ایک سوال بہت genuine ہے جو چودھری افتخار حسین چھچھر کے پاس انفارمیشن ہے وہ انفارمیشن آپ ان کے ساتھ شیئر کر لیں۔

اس میں دیکھیں کہ آپ کا بھی فائدہ ہے کیونکہ حکومت کی بھی یہی پالیسی ہے کہ across the board تمام کے خلاف کارروائی ہو چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو۔ تحصیل دیپالپور میں اگر across the board سب کے خلاف کارروائی نہیں ہو رہی تو یہ آپ کی حکومت کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ چودھری افتخار حسین چھچھر کے پاس ثبوت موجود ہیں کہ across the board تمام لوگوں کے خلاف کارروائی نہیں ہو رہی۔ اب اس سوال کا حکومت کو یہ فائدہ ہے کہ آپ معزز ممبر سے ثبوت لیں اور اس کی فوری انکوائری کروالیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! سینئر ممبر آف بورڈ اور ممبر کالونیز بھی یہاں گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں میں ان کی اس بات کو انشاءاللہ باقاعدہ acknowledge بھی کرتا ہوں کہ اس issue کی انکوائری کروائیں گے یہ اپنے ثبوت لے کر میرے آفس آجائیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی اور سیکرٹری صاحب کی طرف سے انکوائری held کرتا ہوں کہ تحصیل دیپالپور میں سرکاری زمین واگزار کروانے میں کوئی partialism یا favourtism کی گئی ہے تو اس کی پوری انکوائری کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، بالکل ٹھیک ہے۔ چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ اس طرح کریں کہ ابھی تمام سٹاف یہاں پر موجود ہے آپ سٹاف کو یہاں پر روک لیں اور ان کے ساتھ اپنی تمام انفارمیشن share کر لیں تو یہ بہت اچھا ہو جائے گا۔ جیسا کہ منسٹر صاحب on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ میں اس حوالے سے بالکل ایکشن لوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ایک بات کی اور assurance دلوا دیں کہ جن ناجائز قابضین سے زمین واگزار کروائی گئی ہے اس حوالے سے کوئی نیا قانون نہیں بنا کیونکہ law exist ہے۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! نہیں، نہیں، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں تو اس سے علاقے کو فائدہ ہو گا۔ اب آپ کا مقصد حل ہو گیا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1422 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: تحصیل میں ریونیو
کے افسران / اہلکاران کی عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1422: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ساہیوال میں محکمہ ریونیو کے کتنے افسران مع تحصیلدار / نائب تحصیلدار، قانونگو و پٹواری ہیں؟

(ب) محکمہ ریونیو کے کتنے ملازمین کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن / سول کورٹس و دیگر کورٹس میں کیسز ہیں اور کتنے عرصہ سے ہیں ان تمام افسران و ملازمین سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں ایک ایک پٹواری کو سیاسی ایماء پر کئی حلقوں کے چارج دیئے ہیں اور کرپشن کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس کے تدارک اور عوام الناس کی سہولت کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر مال(ملک محمد انور):

(الف) ساہیوال مورخہ 20-06-1019،20-07-2019اور02-09-2019 تحصیل ساہیوال میں ایک تحصیلدار، پانچ نائب تحصیلداران، ایک قانونگو اور 54 پٹواری تعینات ہیں۔

(ب) محکمہ ریونیو کے 14 پٹواریوں کے خلاف مختلف عدالت ہائے میں کیس اور انکوائری زیر سماعت ہے۔ تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ساہیوال میں کل 114 پٹوار سرکل ہیں جن میں290 مواضعات ہیں اور تحصیل ساہیوال میں صرف 54 پٹواری ہیں جبکہ پٹواریوں کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 117 ہے اس لئے ایک ایک پٹواری کو کئی حلقے دیئے گئے ہیں کیونکہ پٹواری کی نئی بھرتیوں پر پابندی ہے۔

(د) حالیہ ریونیو فیلڈ سٹاف کیre-structuring کے حوالے سے پنجاب نے جناب ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ ریونیو فیلڈ سٹاف کیre-structuring کے حوالے سے سفارشات مرتب کر رہی ہے ان سفارشات کی حتمی منظوری کے بعد من وعن عمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف)میں پوچھا تھا کہ تحصیل ساہیوال میں محکمہ ریونیو کے کتنے افسران مع تحصیلدار، نائب تحصیلدار، قانونگو و پٹواری ہیں؟

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ SNE کے مطابق apprise کریں کہ یہاں پر کتنے تحصیلدار، نائب تحصیلدار، قانونگو اور پٹواری موجود ہیں اور کتنی سیٹیں خالی ہیں؟

جناب سپیکر: اس کا جواب جز (الف) میں آ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے موجودہ تعداد بتائی ہے لیکن SNE کے مطابق نہیں بتایا کہ کتنی sanctioned posts ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! انہوں نے سوال یہ کیا تھا کہ تحصیل ساہیوال میں کتنے افسران موجود ہیں جس کا جواب اِن کو بتا دیا ہے لیکن sanctioned posts کے لئے یہ fresh question کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر موصوف کے جواب سے اگر آپ مطمئن ہیں تو میں آپ کے حکم پر مطمئن ہو جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جواب سے مطمئن آپ نے ہونا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے وزیر موصوف کا attitude بھی دیکھ لیا ہے اور جواب بھی سن لیا ہے۔ اگر یہ جواب ہی ہے اور آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ دوبارہ سوال کر لیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چودھری ظہیرالدین دی منت کرو، ایہہ میرے سوال اچ نہ بولن۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! نئی سیٹوں کی SNE ہوتی ہے جبکہ existing posts کی SNE نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک پٹواریوں کے بارے میں ان کا مسئلہ ہے تو اگر یہ جز (ج) پڑھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ کل 114 پٹوار سرکل ہیں جن میں 290 مواضعات ہیں اور اس میں صرف 54 پٹواری ہیں جبکہ پٹواریوں کی کُل منظور شدہ تعداد 117 ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، جناب محمد ارشد ملک! آپ چودھری ظہیر الدین والی بات مان لیں کیونکہ انہوں نے آپ کو ٹھیک guide کیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نے جناب محمد ارشد ملک سے یہی گزارش کی ہے اور یہ ہماری collective responsibility ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اِن کو سمجھایا ہے کہ آئندہ سوال ایسا نہ کریں کیونکہ نئی پوسٹوں کی schedule of new expenditure ہوتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین ہمارے لئے قابل احترام، ہمارے بزرگ اور seasoned politician ہیں اس لئے ان سے کہیں کہ جب اِن کے محکمے سے متعلق ہم سوال کریں گے تو تب جواب دے کر اپنے آپ کو راضی کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر صاحب سے ایک بات پوچھ لیں کہ میں ابھی جز (الف) پر ہوں اور انہیں کیا بے چینی ہے کہ جز (ج) پر خود ہی پہنچ گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اُن کا دل چاہتا ہے کہ آپ کا سارا کام ہو جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اتنا اہم سوال کیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! انہوں نے چونکہ SNE کا لفظ استعمال کیا تھا جبکہ یہاں پر SNE کا لفظ apply نہیں کرتا۔ اگر میں نے غلطی کی ہے تو آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد ارشد ملک! سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا تھا اُس کا جواب وزیر موصوف نے نہیں دیا۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔ محترمہ راحیلہ نعیم کا پوائنٹ آف آرڈر تھا جو بات کرنا چاہ رہی تھیں لیکن وہ اب پیچھے چُھپ کر بیٹھی ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پہلے جناب محمد ارشد ملک کی بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: جی، اُن کا سوال pending کر لیا ہے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہو گیا ہے۔

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولپور: رہائشی کالونی سے قبرستان تک

رسائی کے لئے راستہ بنوانے سے متعلقہ تفصیلات

***1089: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسیحی برادری کو ٹبی صادق آباد اور ڈیرہ بکھا بہاولپور میں رہائشی کالونی اور اس سے ملحقہ قبرستان کی زمین الاٹ کی گئی لیکن قبرستان تک رسائی کے لئے راستہ نہ ہے اور الاٹیوں کو مالکانہ حقوق بھی نہیں دیئے گئے نیز قبرستان کی چار دیواری بھی نہیں ہے؟

(ب) کیا حکومت قبرستان کی چاری دیواری کروانے، اس تک رسائی کے لئے راستہ دینے اور ان آبادیوں کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) بہاولپور صدر چک نمبر 32/BC، تحصیل بہاولپور صدر میں اراضی بتفصیل مربع نمبر 47، خسرہ نمبر 25، تعدادی آٹھ کنال مقبوضہ محکمہ ہنود غیر ممکن مسمان کا اندراج ہے۔ یہ اندراج دیرینہ چلا آرہا ہے۔ مسیحی برادری قبرستان ہذا کو برائے تدفین استعمال کرتی ہے۔ موقع پر قبرستان کے گرد چار دیواری تعمیر شدہ ہے اور گیٹ نصب ہے۔ قبرستان ہذا کو کسی جانب سے کوئی باقاعدہ / منظور شدہ راستہ نہ لگتا ہے اور منظوری راستہ کی غرض سے کیس دفتر ہذا کے مراسلہ بورڈ آف ریونیو، پنجاب لاہور میں وصول ہو چکا ہے۔

(ب) قبرستان کی چار دیواری کروانے، اس تک رسائی کے لئے راستہ دینے کی وضاحت سوال (الف) کے جواب میں بیان کر دی گئی ہے اور جہاں تک ٹبی صادق آباد اور ڈیرہ بکھا

بہاولپور میں رہائشی کالونی کا تعلق ہے تو یہ ہمارے ریکارڈ کے مطابق کچی آبادی کے زمرہ میں نہ آتی ہیں۔

ماموں کانجن کو تحصیل کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1371: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی ماموں کانجن ضلع فیصل آباد کی آبادی لاکھوں میں ہے اور ماموں کانجن کی آبادی 90 چکوک پر مشتمل ہے ماموں کانجن تحصیل نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ شہر کو صفائی اور دوسری سہولیات میسر نہ ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ماموں کانجن کو تحصیل کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) میونسپل کمیٹی ماموں کانجن 01-01-2017 میں قائم ہوئی ہے جس کے 32 چکوک اور آبادی 37018 ہے دستیاب وسائل کے مطابق میونسپل کمیٹی ماموں کانجن عوام الناس کو سروسز فراہم کر رہی ہے۔

(ب) اس وقت ماموں کانجن کو تحصیل کا درجہ دینے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

بورے والا: ٹیکسٹائل مل BTM سے متعلقہ تفصیلات

*1472: **جناب خالد محمود:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ بات درست ہے کہ بورے والا شہر میں اندرون حدود بلدیہ ایک ٹیکسٹائل مل BTM کے نام سے واقع ہے جس کا تمام رقبہ صوبائی ملکیت ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس مل کے زیر استعمال کل کتنا رقبہ حکومت نے کن شرائط پر لیز کیا تھا نیز لیز کا دورانیہ بھی بتایا جائے؟

(ج) کیا BTM انتظامیہ معاہدہ کے مطابق عمل کر رہی ہے یا نہیں اور اس مل کا بورے والا کی عوام کو کتنا فائدہ ہو رہا ہے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) بروئے رجسٹری نمبری 267 مورخہ 30.09.1963 و انتقال نمبر 254 مورخہ 27.05.1964 رقبہ بقدر 2480 کنال 9 مرلے منجانب صوبائی حکومت بحق بورے والا ٹیکسٹائل ملز لمٹیڈ داؤد آباد بورے والا بعوض مبلغ -/3,72,823 روپے 41 پیسے بذریعہ بیع منتقل ہوا تھا۔ تاہم اس وقت رقبہ بورے والا ٹیکسٹائل مل کا ملکیتی ہے جس میں صوبائی حکومت سے متعلقہ کوئی رقبہ نہ ہے۔

(ب) جیسا کہ پیرا الف میں بیان کیا گیا ہے کہ رجسٹری میں درج شرائط نمبر 2 کے تحت رقبہ مذکورہ صرف داؤد آباد ٹیکسٹائل مل کے لئے ہی استعمال ہونا پایا جاتا ہے۔

(ج) بورے والا ٹیکسٹائل ملز لمٹیڈ کی بلڈنگ موقع پر موجود ہے اور مشینری بھی جزوی طور پر موجود ہے لیکن عرصہ تقریباً 20/19 سال سے بند پڑی ہے۔

اشٹام پیپر لائسنس کے اجراء پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

***1490: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے اشٹام پیپر لائسنس کے اجراء پر پابندی لگائی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس پر پابندی ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ پابندی کب تک ہٹا دی جائے گی؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) اشٹام پیپر لائسنس جاری کرنے پر حکومت نے کوئی پابندی نہیں لگائی۔

(ب) حکومت پنجاب اشٹام فروشی کے لائسنس کے اجراء پر پابندی لگانے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

فیصل آباد شہر کی حدود میں سرکاری رقبہ پر

ناجائز قابضین اور ان سے رقبہ واگزار کروانے سے متعلقہ اقدامات

*1742: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں سرکاری رقبہ کتنا کہاں کہاں ہے؟

(ب) کتنا رقبہ لیز / پٹہ / ٹھیکہ پر کن افراد کو کب دیا گیا تھا اور اس سے سالانہ کتنی آمدن وصول ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی / رقبہ پر کن کن افراد نے قبضہ کر رکھا ہے اور یہ قبضہ کب کیا گیا تھا؟

(د) ان ناجائز قابضین سے رقبہ کب تک واگزار کروایا جائے گا؟

(ہ) اس رقبہ کو خالی کروانا کن افسران کی ذمہ داری ہے؟

(و) ان افسران نے سرکاری رقبہ واگزار کیوں نہیں کروایا اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کل سرکاری رقبہ 2724 کنال 19 مرلہ ہے تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بمطابق منظوری حکومتِ پنجاب، بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور نے لیز پالیسی سال 2010 اور 2013 میں جاری کی لیکن کوئی بھی رقبہ بوجوہ نامکمل الاٹ لیز / پٹہ پر تقسیم نہ ہوا ہے۔

(ج) رقبہ تعدادی 154 کنال آٹھ مرلہ زیر ناجائز قابضین اور رقبہ تعدادی 109 کنال از قسم آبادی / تعمیر شدہ مکانات ہے۔ مزید یہ کہ رقبہ مذکورہ کے سلسلہ میں مختلف کیس عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بعد از فیصلہ عدالت ہائے کی روشنی میں رقبہ مذکورہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروایا جائے گا۔

(ہ) اسسٹنٹ کمشنر، ریونیو افسران حلقہ اور کارپوریشن۔

(و) رقبہ مذکورہ کے سلسلہ میں کیس عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔

ضلع بہاولنگر کی سب تحصیل ڈاہرانوالہ

کو تحصیل ہیڈکوارٹر کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1528: **جناب زاہد اکرم:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں ضلع بہاولنگر کی سب تحصیل ڈاہرانوالہ کو تحصیل ہیڈکوارٹر کا درجہ دینے کی منظوری دی گئی لیکن اس کا نوٹیفکیشن نہ ہوسکا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کو تحصیل ہیڈکوارٹر بنانے کی منظوری اس وقت کے وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے بھی دے دی تھی؟

(ج) کیا حکومت پنجاب سابقہ وزیراعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں سب تحصیل ڈاہرانوالہ کو تحصیل ہیڈکوارٹر بنانے کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) دفتر ہذا نے 2017-01-31 کو سمری برائے تجویز "نئی تحصیل ڈاہرانوالہ کو تشکیل دینا" وزیراعلیٰ پنجاب کو ارسال کی جس کے پیرا نمبری 76-74 پر سابقہ وزیراعلیٰ پنجاب کے درج ذیل احکام / ہدایات وصول ہوئے:

"74. While approving the proposal contained in para 70-ante, in principle, Chief Minister has been pleased to desire that the SMBR may make a detailed presentation to the provincial Cabinet containing the following details:-

- Demographic features of New Tehsil Dharanwala;
- Financial/logistic requirements including establishment of new offices;
- Declaration of Dharanwala as Municipal Committee under provision of Section 7 of Punjab Local Government Act; 2013

75. Moreover, all the pre-requisites as mentioned in the preceding para and any other ancillary matters must be addressed beforehand, on priority, in consultation with Law Department, Finance Department and LG&CD Department, prior to bringing it on the agenda of the meeting of the Provincial Cabinet, for its consideration.

76. Further necessary action may be taken accordingly."

مزید برآں اس دوران سابقہ حکومت کا دور ختم ہو گیا لہٰذا اس کی باقاعدہ منظوری نہ ہونے کی وجہ سے اس کا نوٹیفکیشن جاری نہ ہو سکا۔

(ب) ایضاً

(ج) چونکہ سابقہ حکومت میں ڈاہرانوالہ کو تحصیل بنانے کا باقاعدہ فیصلہ نہ ہوا تھا اس لئے اس کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ مزید برآں موجودہ وزیراعلیٰ پنجاب نے نئے ضلع اور تحصیل بنانے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے ایک ٹاسک فورس تشکیل دینے کا نوٹیفکیشن مورخہ 2019-02-04 جاری کیا ہے لہٰذا یہ معاملہ اس ٹاسک فورس کی میٹنگ کے ایجنڈا میں رکھا جائے گا جو کہ اس کے بارے میں اپنی سفارشات حتمی فیصلہ کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب کو بھجوائے گی۔

چک جھمرہ میں وزیراعلیٰ سکیم
کے تحت الاٹ کردہ زمین سے متعلقہ تفصیلات

*1948: **جناب حامد رشید:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد کی تحصیل چک جھمرہ میں وزیراعلیٰ سکیم 2003 کے تحت زمین الاٹ کی گئی اور ان کاشتکاران کا زر لگان 20 اقساط میں حکومت کو جمع کروانا مقصود تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے صرف گیارہ اقساط 2012 تک جمع کی ہیں اور اس کے بعد بقایا اقساط وصول نہ کیں ہیں۔ بقیہ اقساط جمع نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ تحصیل میں کن کن الاٹیز سے مکمل 20 اقساط جمع کرنے کے بعد ان کو زمین الاٹ کی گئی ان کے نام اور پتا سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا موجودہ حکومت بقیہ الاٹیوں سے بھی اقساط وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) یہ درست ہے کہ سرکاری زمین وزیر اعلیٰ سکیم کے تحت الاٹ کی گئی تھی۔ جس کا زرلگان کی بجائے زر ملکیت 20 اقساط داخل خزانہ سرکار کروانا تھیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ کچھ الاٹیوں نے دخل اراضی حاصل نہ کیا تھا۔ انہوں نے کوئی قسط بھی داخل خزانہ سرکار میں نہ کروائی تھی اور کچھ الاٹیوں نے مختلف اقساط مثلاً 3، 4، 5، 6، 7، 10 اور 11 داخل خزانہ سرکار میں جمع کروائیں کیونکہ الاٹیوں نے شرائط نوٹیفکیشن نمبر CLI-9121/2003-3040 مورخہ 01-09-2003 کی خلاف ورزی کی ہے جس کے تحت بقیہ اقساط جمع نہ کروائی گئیں۔

(ج) تحصیل چک جھمرہ میں کسی الاٹی نے بھی 20 اقساط داخل خزانہ سرکار نہ کروائی اور نہ ہی کسی الاٹی کو حقوق ملکیت دیئے گئے شرائط نوٹیفکیشن نمبر CLI-9121/2003-3040 مورخہ 01-09-2003 کی خلاف ورزی کی ہے۔ الاٹیوں کے کیس ہائے بعدالت جناب ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد برائے فیصلہ زیر سماعت ہیں۔

(د) بارہ الاٹیوں کا رقبہ عدم تعمیل شرائط ضبط بحق سرکار ہو چکا ہے بقیہ الاٹیوں کے کیس ہائے بعدالت جناب ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد برائے فیصلہ زیر سماعت ہیں۔ تا حکم ثانی بعدالت جناب ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد الاٹیوں سے اقساط داخل خزانہ سرکار نہیں کرائی جاسکتیں۔

خسرہ گرداوری کا ریکارڈ بمطابق
موقع درست رکھنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*1791: **جناب محمد ارشد جاوید:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب سے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہوا ہے اس وقت سے خسرہ گرداوری کا ریکارڈ جو کہ پٹواری مال بمطابق موقع بناتا تھا بند ہو گیا ہے جس کی وجہ سے مقدمہ بازی بڑھ رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو قبضہ جات عرصہ دراز سے ختم ہو چکے ہیں لیکن ریکارڈ میں انہی لوگوں کے نام چلے آرہے ہیں جب کسی کا دل کرتا ہے وہ خسرہ گرداوری کی نقل لیتا ہے اور دعویٰ کر دیتا ہے کہ ریکارڈ کے مطابق میں قابض ہوں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو ریکارڈ خسرہ گرداوری بمطابق موقع درست رکھنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) یہ بات درست نہیں ہے۔ حسب سابق خسرہ گرداوری جاری ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ خسرہ گرداوری حسب سابق عملہ مال ہی سرانجام دے رہا ہے اور خسرہ گردواری مکمل up dated ہے۔

(ج) اگرچہ یہ بات درست نہیں ہے۔ تاہم حکومت اس کو جدید طریقوں پر استوار کرنے کے لئے مشاورتی عمل میں ہے۔

خانیوال: پی پی۔209 چک نمبر 43۔10/آر
کی 70 کنال چار مرلہ زمین کا پٹہ مستاجری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2015: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2010 میں خانیوال پی پی۔209 چک نمبر 43/R-10 میں 70 کنال چار مرلہ زمین دو سالہ پٹہ مستاجری پر دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زمین پر بولی لگانے کا قانونی حق چک نمبر R-10/43 کے رہائشی کاشتکاران کا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا پٹہ مستاجری دوسری یونین کونسل چک نمبر R-10/43 کے رہائشی کو دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2010 سے لے کر آج تک اس زمین واقع نمبر R-10/43 کی دوبارہ بولی نہ لگائی اور نہ ہی اس زمین کی دوبارہ دوسالہ پٹہ مستاجری کو revise کیا گیا کیا حکومت اس کا پٹہ revise کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) یہ درست ہے۔ مورخہ 13.05.2010 کو رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت کی اوپن آکشن ہوئی سرکاری بولی مبلغ -/12000 روپے سے شروع ہوئی اور مسمی ریاض حسین ولد محبت علی کو رقبہ مذکورہ سب سے زیادہ بولی مبلغ -/50000 روپے فی ایکڑ فی سال مستاجری پر برائے ایک سال از خریف 2010 تاربیع 2011 الاٹ ہوا۔

(ب) یہ درست ہے۔ بمطابق پالیسی حکومتِ پنجاب، جس چک میں رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت موجود ہو سب سے پہلا حق اس چک کے لوگوں کا ہے لیکن اگر مذکورہ چک میں سے کوئی شخص بولی نہ دے تو ملحقہ چک کے لوگ بولی دے سکتے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) یہ غلط ہے۔ رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت مذکورہ بالا کی نیلامی بعد از اختتام پٹہ مورخہ 29.12.2011 کو دوبارہ نیلامی ہو چکی ہے۔ مزید برآں بمطابق حالیہ حکومتی پالیسی تجدید پٹہ جون 2020 تک ہو چکی ہے۔

صوبہ میں پٹواری اور نائب تحصیلداروں کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1792: **جناب محمد ارشد جاوید:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں پٹواری اور نائب تحصیلداروں کی کل کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) صوبہ کی ہر تحصیل میں کتنے پٹواری اور نائب تحصیلدار ہیں؟

(ج) حکومت پٹواری اور تحصیلداروں کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے سے متعلق کیا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) صوبہ بھر میں پٹواریوں کی کل 3542 اسامیاں اور نائب تحصیلداران کی کل 213 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب)

1. *صوبہ پنجاب کی ہر تحصیل میں پٹواریوں کی کل منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔*
2. *صوبہ پنجاب کی ہر ڈویژن میں نائب تحصیلداران کی کل منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔*

(ج) حالیہ ریونیو فیلڈ سٹاف کی re-structuring کے حوالے سے حکومت پنجاب نے بروئے نوٹیفکیشن نمبری PS/SSCM(IMP)CMO/18/OT/021235 مورخہ 01.07.2019 کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ ریونیو فیلڈ سٹاف کی re-structuring کے حوالے سے سفارشات مرتب کر رہی ہے ان سفارشات کی حتمی منظوری کے بعد من و عن عمل کیا جائے گا۔

ضلع اوکاڑہ: موضع بونگی رام سنگھ تحصیل دیپالپور میں غریبوں کے لئے پانچ مرلہ سکیم پر بااثر افراد کے قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

***2107: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع بونگی رام سنگھ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں غریبوں کے لئے پانچ مرلہ سکیم کے لئے رقبہ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) مذکورہ سکیم کے تحت مختص کئے گئے رقبے کا باقاعدہ نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا تھا اس نوٹیفکیشن کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ پر طاقتور اور بااثر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور غریب لوگوں کو گھر بنانے سے روک دیا گیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ زمین غریب لوگوں کو دینے اور ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی کر کے ان سے تاوان حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) بمطابق ریکارڈ بروئے انتقال نمبر 248 تبدیلی رقبہ نمبران خسرہ 18، 19، 21، 22، 23 اور 52/24 قطعات 6، رقبہ تعدادی 48 کنال منجانب رابعہ بی بی زوجہ غلام محی الدین (ایک حصہ) محمد یعقوب، محبوب علی، عباس علی، احمد حسن پسران غلام قادر حصہ برابر تین حصہ بالعوض مبلغ -/16614 روپے میں مورخہ 31.05.1986 بحق صوبائی حکومت منظور ہوا جو کہ موجب حکم اسسٹنٹ کمشنر/کلکٹر دیپالپور، مورخہ 01.01.1977 اور 03.04.1986 عملدرآمد ہوا جس کا عملدرآمد تاحال ریکارڈ مال میں موجود ہے۔

(ب) رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت تعدادی 48 کنال پر پانچ مرلہ سکیم کے تحت کسی کو تقسیم نہ ہوا ہے بلکہ تاحال کوئی تجویز سکیم بھی نہ ہے جس کا کوئی نوٹیفکیشن برائے تقسیم رقبہ مطابق ریکارڈ تاحال جاری نہ ہوا ہے۔

(ج) موقع پر مذکورہ ملکیتی رقبہ صوبائی حکومت پر کسی طاقتور اور بااثر افراد کا قبضہ نہ ہے اور کسی نے مذکورہ رقبہ پر گھر بنانے کے لئے کوئی تعمیر مکانات کے لئے درخواست نہ دی ہے۔ موقع پر رقبہ خالی پڑا ہے اور سرکنڈا وغیرہ پایا جاتا ہے۔

(د) چونکہ موقع پر رقبہ زرعی استعمال نہ ہے جس کے لئے کوئی تاوان وغیرہ ناجائز قابض سے برائے حصول تشخیص کیا جا سکے۔ مذکورہ رقبہ کے بارے میں حکومت پنجاب کی طرف سے غریب لوگوں کو رقبہ تقسیم کرنے کی کوئی تجویز موصول نہ ہوئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں لینڈ ریکارڈ
کمپیوٹرائزڈ کرنے کی تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*1822: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں لینڈ ریکارڈ کب کمپیوٹرائزڈ کیا گیا؟

(ب) کتنا ریکارڈ مکمل ہو چکا ہے اور کتنا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنا باقی ہے؟

(ج) ضلع کا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ لاگت کتنا تھا اور مدت تکمیل کیا تھی؟

(د) کتنے پٹواریوں کو ملازمت سے فارغ کیا گیا اور باقی پٹواریوں سے اب کون سی خدمات لی جارہی ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں لینڈ ریکارڈ 2012 تا 2016 میں کمپیوٹرائزڈ کیا گیا۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں 91 فیصد ریکارڈ مکمل ہو چکا ہے اور 9 فیصد کمپیوٹرائزڈ کرنا باقی ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع کا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ لاگت -/9,93,61,071 تھا اور مدت تکمیل 30- دسمبر 2016 تھی۔

(د) عملہ فیلڈ میں سے کسی فرد کو نوکری سے فارغ نہ کیا گیا ہے۔ عملہ فیلڈ سے خسرہ گرداوری، نشاندہی اور فیلڈ ڈیوٹی لی جارہی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر
میں ملازمین کی بھرتی مع عہدہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*1823: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر کے لئے کون کون سے ملازمین کس سکیل میں بھرتی کئے گئے؟

(ب) ضلع میں کتنی اسامیاں پُر اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) خالی اسامیوں کو کب تک پُر کیا جائے گا؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف)	اسسٹنٹ ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈ،	بی ایس۔17
	سروس سنٹر انچارج،	بی ایس۔17
	لینڈ ریکارڈ آفیسر،	بی ایس۔16
	سروس سنٹر آفیشل،	بی ایس۔11

درجہ چہارم

(ب) ضلع میں کل 82 اسامیاں پُر ہیں اور 20 اسامیاں مختلف اراضی ریکارڈ سنٹرز میں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

اے ڈی ایل آر / ایل آر او کی پانچ اسامیاں پُر ہیں۔

سروس سنٹر انچارج کی پانچ اسامی پُر ہیں۔

اسسٹنٹ سروس سنٹر انچارج کی ایک اسامی پُر ہے۔

سروس سنٹر آفیشل کی 52 اسامیاں پُر ہیں اور 9 اسامیاں خالی ہیں۔

ڈسپیچ رائیڈر کی تین اسامیاں پُر ہیں اور دو اسامیاں خالی ہیں۔

آفس بوائے کی ایک اسامی پُر ہے اور چار اسامیاں خالی ہیں۔

چوکیدار کی گیارہ اسامیاں پُر ہیں اور چار اسامیاں خالی ہیں۔

سوئپر کی چار اسامیاں پُر ہیں اور ایک اسامی خالی ہے۔

(ج) خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے درکار اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں اور اس سلسلہ میں سمری PPSC کو ارسال کر دی گئی ہے۔

ضلع خوشاب میں اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***1853: جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب میں اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو چکا ہے؟

(ب) اس ضلع میں یہ کام کب شروع ہوا تھا اور کب مکمل ہوا ہے؟

(ج) اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(د) کیا اس ضلع میں سہولت مراکز / سنٹرز حکومت نے عوام الناس کے لئے کہاں کہاں بنائے ہیں؟

(ہ) اس سہولت مراکز / سنٹرز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) حکومت اس ضلع میں مزید کتنے سہولت سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! 91 فیصد ضلع خوشاب کی زرعی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو چکا ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ کام 2013 میں شروع ہوا اور 2016 میں مکمل ہو گیا۔

(ج) اس منصوبہ پر 46.5 ملین رقم خرچ کی گئی۔

(د) اس وقت ہر تحصیل میں ایک سہولت مرکز کام کر رہا ہے۔

(ہ) ضلع خوشاب کی تمام چار تحصیلوں میں تمام چھوٹے بڑے 52،54 ملازمین خدمات سرانجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

اے ڈی ایل آر / ایل آر او تین کام کر رہے ہیں۔

سروس سنٹر انچارج تین کام کر رہے ہیں۔ سروس سنٹر آفیشل اُنیس کام کر رہے ہیں۔

جنریٹر آپریٹر ایک کام کر رہا ہے۔ ڈسپیچ رائیڈر چار کام کر رہے ہیں۔

آفس بوائے چار کام کر رہے ہیں۔ چوکیدار بارہ کام کر رہے ہیں۔

سویپر چار کام کر رہے ہیں۔

(و) یہ گورنمنٹ مزید ایک سہولت سنٹر تحصیل نورپور میں رنگپور بگھور قانونگوئی میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع فیصل آباد کی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1898: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع فیصل آباد کی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے یہ کام کب مکمل ہوا ہے اور کب شروع ہوا تھا۔اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ب) اس کام میں کتنے افراد اور اداروں کی مدد حاصل کی گئی اور ان کو کتنی رقم ادا کی گئی؟

(ج) کمپیوٹرائز فرد حاصل کرنے کے لئے کتنے سہولت سنٹرز کہاں کہاں بنائے گئے ہیں؟

(د) ان سہولت مراکز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) ان مراکز کے سرابرہان کے عہدہ جات بتائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! ضلع فیصل آباد کی زرعی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے یہ کام 2013 میں شروع ہوا اور 2016 میں مکمل ہو گیا۔116 ملین روپے خرچہ ہوا۔

(ب) اس کام کا ٹھیکہ ایک پرائیویٹ کمپنی AOS کو دیا گیا اور 116 ملین رقم ادا کی گئی۔

(ج) اس وقت ہر تحصیل میں ایک سہولت سنٹر کام کر رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

اراضی ریکارڈ سنٹر فیصل آباد سٹی — اراضی ریکارڈ سنٹر فیصل آباد صدر

اراضی ریکارڈ سنٹر جڑانوالہ — اراضی ریکارڈ سنٹر کھڑیانوالہ

اراضی ریکارڈ سنٹر سمندری — اراضی ریکارڈ سنٹر تاندلیانوالہ

اور موجودہ گورنمنٹ پانچ مزید سہولت سنٹر قانونگوئی بنیاد پر کھول رہی ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

اراضی ریکارڈ سنٹر ماموں کانجن (تحصیل تاندلیانوالہ)

اراضی ریکارڈ سنٹر ستیانہ (تحصیل جڑانوالہ)

اراضی ریکارڈ سنٹر مریدوالا و کھدروالا (تحصیل سمندری)

اراضی ریکارڈ سنٹر ٹھیکری والا (تحصیل فیصل آباد صدر)

اراضی ریکارڈ سنٹر گٹ والا (تحصیل فیصل آباد صدر)

(د) ضلع فیصل آباد میں چھوٹے بڑے تمام تحصیلوں پر 147 اہلکار تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

اے ڈی ایل آر / ایل آر او دس کام کر رہے ہیں۔ سروس سنٹر انچارج 6 کام کر رہے ہیں۔

اسسٹنٹ سروس سنٹر انچارج 2 کام کر رہے ہیں۔ سروس سنٹر آفیشل 84 کام کر رہے ہیں۔

جنریٹر آپریٹر چار کام کر رہا ہے۔ ڈسپیچ رائیڈر چھ کام کر رہے ہیں۔
آفس بوائے آٹھ کام کر رہے ہیں۔ چوکیدار اکیس کام کر رہے ہیں۔
سویپر چھ کام کر رہے ہیں۔

(ہ) اراضی ریکارڈ سنٹر کا سربراہ سروس سنٹر انچارج ہے۔

ضلع راجن پور: روجھان کو تحصیل کا درجہ دینے کے بعد انتظامی دفاتر کے فعال ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*1960: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) روجھان کو تحصیل کا درجہ کب دیا گیا اس کے نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل روجھان کو تحصیل کا درجہ ملنے کے باوجود اس میں ابھی تک کوئی انتظامی دفاتر نہیں ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس تحصیل میں انتظامی دفاتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) روجھان کو تحصیل کا درجہ 01.07.1982 کو دیا گیا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل روجھان میں اسسٹنٹ کمشنر، تحصیل دار اور دیگر محکمہ جات کے دفاتر موجود ہیں۔ یہ انتظامی دفاتر دفتری امور سر انجام دے رہے ہیں۔ مزید بر آں، بمطابق رپورٹ اسسٹنٹ کمشنر روجھان، تحصیل کمپلیکس کی عمارت انتہائی بوسیدہ ہے جو کسی بھی وقت زمین بوس ہو سکتی ہے اور جانی اور مالی نقصان کا سبب بن سکتی ہے۔ البتہ ریونیو ملازمین کی رہائش گاہ تعمیر نہیں کی گئی۔

(ج) انتظامی دفاتر تحصیل روجھان میں موجود ہیں لیکن خستہ حال عمارت کی وجہ سے موجودہ حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 20-2019 میں نئے تحصیل کمپلیکس روجھان کی

تعمیر کے لئے 30 ملین روپے اور ریونیو ملازمین کی رہائش گاہوں کے لئے پندرہ ملین روپے مختص کئے ہیں۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل حاصل پور میں زرعی زمین
کے انتقال کے لئے فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***1991: جناب محمد افضل گل:** کیاوزیرمال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت تحصیل حاصل پور کی زرعی اراضی کی قیمت کے لحاظ سے انتقال فیس زیادہ وصول کررہی ہے، اگرہاں تواس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) اراضی ریکارڈ سنٹر حاصل پور میں روزانہ بے شمار افراد کا رش ہوتا ہے کیا حکومت مزید سب سنٹر بنانے کاارادہ رکھتی ہے، اگرہاں توکب تک؟

(ج) اراضی ریکارڈ سنٹر کے کل عملہ کی تعداد کتنی ہے یہاں پر حکومت کب تک عملہ کی تعداد بڑھانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیرمال(ملک محمد انور):

(الف) جی، یہ درست نہیں ہے۔اراضی ریکارڈ سنٹر پر انتقال فیس گورنمنٹ کے مروجہ طریق کار کے مطابق ڈی سی ریٹ کے مطابق وصول کی جاتی ہے۔ تین فیصد انتقال فیس، ایک فیصد ضلع کونسل فیس اور دو فیصد ایف بی آر فیس جو فائلر نہیں ہیں اور ایک فیصد ایف بی آر فیس جو فائیلر ہیں لی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں! خدمات کی فراہمی کے لئے ضلع بہاولپور میں موبائل وین کے ذریعہ سے دور افتادہ علاقوں کے سائلین کو خدمات کی فراہمی کا منصوبہ پر کام جاری ہے جس میں حاصل پور تحصیل بھی شامل ہے۔

(ج) اراضی ریکارڈ سنٹر کے عملہ کی تعداد درج ذیل ہے:

- سروس سنٹر انچارج نمبر تعدادی 01

• لینڈ ریکارڈ آفیسر نمبر	تعدادی	01
• سروس سنٹر آفیشل نمبر	تعدادی	08
• آفس بوائے نمبر	تعدادی	01
• سکیورٹی گارڈ نمبر	تعدادی	03
• سویپر نمبر	تعدادی	01
• ڈیلی ویجز پر ڈسپیچ رائیڈر نمبر	تعدادی	01

صوبہ میں زرعی زمین کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2020: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے صوبہ بھر کے تمام اضلاع کی زرعی زمین کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی پالیسی بنائی تھی؟

(ب) اب تک کتنے اضلاع / تحصیلوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے اور کتنے اضلاع / تحصیلوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا ضلع وار مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے فرد جاری کرنے پر پابندی عائد کر رکھی ہے کہ جب تک ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہو جاتا کسی کو فرد جاری نہیں کی جائے گی؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام اضلاع کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے اور فرد جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! 07-2006 میں منصوبہ کا آغاز ہوا اور سابقہ حکومتوں میں بھی یہ منصوبہ جاری رہا اور صوبہ بھر کے تمام اضلاع کا رورل زمین کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی پالیسی بنائی تھی۔

(ب) اب تک صوبہ بھر میں تمام اضلاع / تحصیلوں کا رورل زمین کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے تاہم بعض اضلاع / تحصیلوں میں کچھ مواضعات ابھی کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ان کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا کام جاری ہے۔

(ج) جی، نہیں۔ یہ درست نہیں ہے کہ حکومت نے ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی غرض سے فرد جاری کرنے پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔

(د) جی، نہیں۔

پنجاب کے اضلاع میں سہولت سنٹر سے کمپیوٹرائزڈ فرد کے حصول اور دیگر ریکارڈ کی چیکنگ سے متعلقہ تفصیلات

*2021: **محترمہ ثانیہ عاشق جبین:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں تمام اضلاع میں سہولت سنٹر موجود ہیں؟

(ب) سہولت سنٹر سے کمپیوٹرائزڈ فرد حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہے تمام اضلاع میں فرد حاصل کرنے کی فیس کیا ہے؟

(ج) جن کے والدین فوت ہو جاتے ہیں وہ اپنے والدین کی جگہ وراثتی فرد حاصل کر سکتے ہیں تو اس کا طریق کار کیا ہے؟

(د) جن اضلاع میں ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا ان کی لئے سال 19-2018 کے بجٹ میں کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ کرنے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ہ) کیا حکومت صوبہ کے لوگوں کو اپنا ریکارڈ چیک کرنے اور فردیں حاصل کرنے میں مزید آسانیاں پیدا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! صوبہ پنجاب میں تمام اضلاع میں تحصیل کی سطح پر اراضی ریکارڈ سنٹر موجود ہیں۔

(ب) اراضی ریکارڈ سنٹر پر فرد کے حصول کے لئے سائل کو نادرا بائیو میٹرک تصدیق کے بعد ٹوکن جاری کیا جاتا ہے اور اپنی باری پر سروس کا اجراء کیا جاتا ہے۔ فرد کی فیس -/50 روپے فی کھتونی ہے اور زیادہ سے زیادہ -/150 روپے ہے۔ اس کے علاوہ -/350 روپے سروسز چارجز ہیں۔

(ج) کسی بھی شخص کی فوتیدگی کی صورت میں وراثت کا انتقال کوئی بھی جائز وارث درج کروا سکتا ہے۔ عملہ مال حصص کا تعین کرتا ہے۔ پھر انتقال کا اندراج کمپیوٹر سنٹر پر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد فرد کا حصول ممکن ہے۔

(د) ریکارڈ تمام اضلاع میں کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے تاہم جہاں کچھ ریکارڈ رہ گیا ہے۔ اربن لینڈ ریکارڈ کا ایک منصوبہ زیر غور ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت لینڈ ریکارڈ کی خدمات کو قانونگوئی کی سطح تک پھیلانے کے منصوبے کے تحت 115 اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کر رہی ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ بیس موبائل وین کے ذریعے سے دور افتادہ علاقوں میں خدمات کی فراہمی کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ سائلین تک فردات کی آسان ترسیل کے لئے آن لائن فردات کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لینڈ ریکارڈ سنٹرز کی تعداد

***2028: جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے لینڈ ریکارڈ سنٹرز کہاں کہاں پر سروسز فراہم کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کمپیوٹرائزڈ سسٹم آنے کے بعد لینڈ ریکارڈ سنٹرز پر عوام کا بے تحاشا رش رہتا ہے عوام کی سہولت اور رش کو کم کرنے کے لئے کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مزید لینڈ ریکارڈ سنٹر قائم کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) رجانہ ٹاؤن جو تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بڑا ٹاؤن ہے کیا حکومت وہاں بھی لینڈ ریکارڈ سنٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم لینڈ ریکارڈ سنٹر پر بوجھ / رش کم ہو سکے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل چار اراضی ریکارڈ سنٹرز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل اور محل وقوع درج ذیل ہیں:

- اراضی ریکارڈ سنٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ جو کہ ڈی سی آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پاس ہے۔

- اراضی ریکارڈ سنٹر گوجرہ جو کہ تحصیل آفس گوجرہ کے پاس ہے۔
- اراضی ریکارڈ سنٹر کمالیہ جو کہ تحصیل آفس کمالیہ کے پاس ہے۔
- اراضی ریکارڈ سنٹر پیر محل جو کہ تحصیل آفس پیر محل کے پاس ہے۔

(ب) جی، ہاں! مزید اراضی ریکارڈ سنٹر کے قیام کا منصوبہ زیر عمل ہے جو کہ چوہلہ (رجانہ) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جکھڑ تحصیل کمالیہ میں قائم کئے جا رہے ہیں۔

(ج) جی، ہاں!

ضلع گجرات: پی پی۔34 میں پٹواری، گرداور، نائب تحصیلدار کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2104: **جناب محمد ارشد چودھری:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات حلقہ پی پی 34 میں محکمہ مال کے کتنے پٹواری، گرداور، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار تعینات ہیں؟

(ب) تحصیل سرائے عالمگیر میں کل کتنے پٹوار سرکلز اور قانونگوئیاں ہیں اور کون کون سا حلقہ پٹوار / قانونگوئی سرکل خالی ہے مزید برآں حلقہ پی پی 34 کے تمام پٹواریوں کے پاس کتنے حلقہ پٹوار سرکل کا اضافی چارج کتنے کتنے عرصہ سے ہے حلقہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت تحصیل سرائے عالمگیر میں پٹواریوں کی خالی اسامیوں پُر کب تک تعیناتی کر دے گی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) حلقہ پی پی۔34 تحصیل سرائے عالمگیر سالم اور تحصیل کھاریاں کی دو قانونگوئی پر مشتمل ہے۔ حلقہ پی پی۔34 میں تعینات تحصیلدار، نائب تحصیلدار، گرداور اور پٹواریوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیلدار	نائب تحصیلدار	گرداور	پٹواری
01	03	04	33 سرائے عالمگیر (18) کھاریاں (15)

(ب) تحصیل سرائے عالمگیر 23 پٹوار سرکل اور دو قانگوئی سرکل پر مشتمل ہے جبکہ آٹھ پٹوار سرکل (i) پیر خانہ (ii) سمبلی (iii) رشید پور (iv) ڈو ڈو سگھر (v) شیخ پور (vi) قصبہ کریالی (vii) چنگس (viii) مے خورد خالی ہیں مزید برآں حلقہ پی پی-34 کے تمام پٹواریوں کے پاس اضافی چارج پٹوار سرکل کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جہاں تک سرائے عالمگیر میں پٹواریوں کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ حالیہ ریونیو فیلڈ سٹاف کی re-structuring کے حوالے سے حکومت پنجاب نے بروئے نوٹیفکیشن نمبری PS/SSCM(IMP)CMO/18/OT/021235/ مورخہ 01.07.2019 کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ ریونیو فیلڈ سٹاف کی re-structuring کے حوالے سے سفارشات مرتب کر رہی ہے ان سفارشات کی حتمی منظوری کے بعد من وعن عمل کیا جائے گا۔

تحصیل سرائے عالمگیر میں

مزید کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سنٹر کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*2111: **جناب محمد ارشد چودھری:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سرائے عالمگیر (گجرات) میں کل کتنے مواضعات ہیں اور کیا ان تمام مواضعات کی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر لیا گیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) تحصیل محافظ خانہ میں موجود ریونیو ریکارڈ (جمعبندی زیرکار، فیلڈ بک، انتقالات، فرد بدرات، تغیرات کی عکس بندی کروائی گئی اگر ہاں تو کیا متذکرہ عکس بند ریکارڈ کی سافٹ وئیر میں دُہری ڈیٹا انٹری بھی کروائی گئی تھی تا کہ کسی غلط انٹری کا احتمال نہ رہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا منصوبہ شفاف غلطیوں سے پاک اور بروقت ریکارڈ دستیابی کے عزم سے شروع کیا گیا مگر عوام کو پھر بھی بے شمار غلطیوں و پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(د) تحصیل سرائے عالمگیر میں مزید ایک کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سنٹر کے قیام کا حکومت ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) تحصیل سرائے عالمگیر (گجرات) میں کل 111 مواضعات ہیں جن میں سے 102 مواضعات کمپیوٹرائزڈ کر دیئے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے۔

(ج) عملہ مال کی طرف سے مرتب شدہ ریکارڈ غلطیوں سے کافی حد تک پاک کر لیا گیا ہے جبکہ ابھی بھی کچھ غلطیاں ایسی ہیں جن کی نشاندہی متعلقہ سائل کی نشاندہی پر ہی ممکن ہوتی ہیں۔

(د) اس وقت حکومت پنجاب 115 اراضی سنٹرز پنجاب بھر میں قائم کر رہی ہے۔ جن میں سے چار ضلع گجرات میں قائم ہو رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- کنجاہ تحصیل (گجرات)
- جلالپور جٹاں تحصیل (گجرات)
- ڈنگہ۔1 تحصیل (کھاریاں)
- کوٹلہ عرب علی خان تحصیل (کھاریاں)

تحصیل سرائے عالمگیر میں اضافی اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام ابھی زیر غور نہ ہے۔

گوجرانوالہ: موضع علی پور چٹھہ کی مساوی میں
سائلین کو ریکارڈ کی تصدیق میں مشکلات سے متعلقہ تفصیلات

*2186: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) موضع علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کی مساوی بہت زیادہ خستہ حال ہو چکی ہے یہاں تک کہ ناقابل استعمال ہو چکی ہے اور ریکارڈ کی تصدیق کے لئے سائلین دربدر مارے مارے پھرتے ہیں ان کی دادرسی نہ ہو رہی ہے اس وجہ سے اکثر لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں؟

(ب) حکومت موضع علی پور چٹھہ کی مساوی دوبارہ تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) یہ درست ہے کہ موضع علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کی مساوی بہت زیادہ خستہ حال ہو چکی ہے۔

(ب) ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے بذریعہ چٹھی نمبر 47/NTO مورخہ 19-08-2019 مطلع کیا ہے کہ موضع علی پور چٹھہ کی مساوی کی دوبارہ تشکیل شروع کر دی گئی ہے۔ انشاء اللہ دو ماہ تک تیار کر لی جائے گی۔

صوبہ کے دیہاتوں میں زمینوں کی حد بندی کے لئے
بتیاں یا پتھر دوبارہ اصلی حالت میں تنصیب کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2187: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انگریز دور حکومت میں زمینوں کی نشاندہی کے لئے سہ حدے (بتیاں یا پتھر) لگائے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے دیہات / چکوک کی ڈی مارکیشن کے لئے سہ حدے لگائے گئے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سہ حدے (بتیاں یا پتھر) ٹریکٹر / کرین وغیرہ کی وجہ سے اپنی جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کر چکے ہیں جس کی وجہ سے اکثر لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں؟

(د) حکومت ان سہ حدے (بتیاں یا پتھر) کی دوبارہ صحیح جگہ تنصیب کے لئے کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) درست ہے

(ب) درست ہے۔

(ج) جن مقامات پر سہ حدہ جات اپنی جگہ تبدیل کر چکے ہوتے ہیں وہاں پر متعلقہ ڈپٹی کمشنرز اپنے ماتحت عملہ سے اس کی درستی کروا لیتے ہیں۔

(د) جملہ ڈپٹی کمشنرز/ڈسٹرکٹ کلکٹرز در صوبہ پنجاب کو ہدایات بذریعہ چٹھی نمبری 66-631/DLR/NTR مورخہ 06.08.2019 جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ اپنے زیر انتظام افسر مال/ریونیو افسران/گرداور/پٹواری کو ہدایت جاری کریں کہ پٹواری حلقہ کو اپنے حلقہ میں قائم شدہ سہ حدہ جات از سر نو معائنہ کر کے ان کے قائم ہونے کی تصدیق کریں جہاں پر سہ حدہ جات موجود نہ ہیں دوبارہ صحت کر کے وہاں سہ حدہ جات قائم/نصب کریں۔ توڑ پھوڑ ہو جانے والے سہ حدہ جات کی بمطابق ضابطہ تعمیر و مرمت کریں توقف/کوتاہی ہرگز نہ ہو۔

ڈپٹی کمشنر صاحبان نے بھی اپنے ماتحت عملہ فیلڈ کو ہدایات بالا پر عملدرآمد کئے جانے کے لئے احکام جاری کئے ہیں۔

شیخوپورہ: یونین کونسل سچا سودا
کے رقبہ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2686: **جناب سجاد حیدر ندیم:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کل کتنے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ سنٹرز کہاں کہاں پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) سچا سودا (یونین کونسل) ضلع شیخوپورہ کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ج) اس یونین کونسل کے کتنے رقبہ کو کمپیوٹرائزڈ کر لیا گیا ہے اور کتنا ابھی باقی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سچا سودا یو سی کا ابھی تک رقبہ کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا گیا؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سچا سودا یو سی کا رقبہ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کل چھ لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ سنٹرز ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

- اراضی ریکارڈ سنٹر شیخوپورہ
- اراضی ریکارڈ سنٹر فاروق آباد
- اراضی ریکارڈ سنٹر مریدکے
- اراضی ریکارڈ سنٹر فیروزوالا
- اراضی ریکارڈ سنٹر صفدر آباد
- اراضی ریکارڈ سنٹر شرقپور

(ب) فاروق آباد زرعی (سچا سودا) 71471 کنال اور فاروق آباد اربن 3582 کنال۔

(ج) اس یونین کونسل میں دو مواضعات ہیں فاروق آباد اربن، فاروق آباد زرعی (سچا سودا) دونوں مواضعات کمپیوٹرائزڈ نہ ہیں۔

(د) جی ہاں! سچا سودا کا رقبہ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا۔

(ہ) سچا سودا کا رقبہ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے اگلے فیز میں زیر غور ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور کے مختلف چکوک
میں سرکاری رقبہ کی واگزاری سے متعلقہ تفصیلات

503: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مواضعات بیلہ نوریکا، سیلونوریکا، رکھ ٹھاکرا، رکھ جوئیہ بلوچ، بہلیوال، دارا شیخوکا، چک نمبر 14 ڈی جہانگیر آباد، گاجا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں حکومت کا کتنا رقبہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ چکوک میں جتنا بھی رقبہ (بقایا سرکار) یا حکومت کا ہے اس پر بااثر افراد کا قبضہ ہے مذکورہ رقبہ کا خسرہ نمبر، کھتونی نمبر کی تفصیل چکوک وار علیٰحدہ علیٰحدہ بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چکوک میں بااثر لوگوں نے مذکورہ رقبہ ٹھیکہ یا لیز پر دے رکھا ہے اگر رقبہ لیز یا ٹھیکہ پر دیا گیا تھا تو کس سکیم اور کن شرائط کے تحت دیا گیا ہے اور اس سے ہر سال کتنا ریونیو ملتا ہے تمام موضع کی ٹھیکہ / لیز / پٹہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروانے، قابضین سے تاوان / لگان وصول کرنے اور ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) بمطابق رپورٹ آمدہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اوکاڑہ، رقبہ بیلا نوریکا 12 ایکڑ، سلھونوریکا 28 ایکڑ، رکھ ٹھاکرہ 138 ایکڑ، رکھ جوایا بلوچ 400 ایکڑ، بہلیوال 275 ایکڑ، دارا شیخو کا Nil، چک نمبر D 276 / 14 ایکڑ، جہانگیر آباد Nil، گاجا Nil ہے۔

(ب) رقبہ زیر سوال ناجائز قابضین سے واگزار کروایا جاچکا ہے۔

(ج) رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروایا جاچکا ہے۔ واگزار کروائے گئے رقبہ جات کے بارہ میں مروجہ پالیسی بابت رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) ناجائز قابضین کے رقبہ سے واگزار کروائے رقبہ جات ملکیتی صوبائی حکومت پر ناجائز کاشت کے حوالہ سے ان کے خلاف مسلہ جات مرتب ہو کر ترجیحی بنیاد پر کارروائی شروع کی جاچکی ہے۔

فیصل آباد میں اشٹام پیپرز کے لائسنس کے اجراء
کے طریق کار اور لائسنس یافتہ افراد کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

551: جناب علی عباس خان: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں اشٹام پیپر فروخت کے لائسنس یافتہ افراد کی فہرست فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع فیصل آباد میں اشٹام فروشی کا لائسنس بنوانے کا طریق کار اور پالیسی کیا ہے؟

(ج) مذکورہ لائسنس کون سی اتھارٹی جاری کرتی ہے اور اس کی میعاد کیا ہوتی ہے؟

(د) کیا یہ لائسنس جاری کرنے کا معیار پورے صوبہ میں یکساں ہے یا ہر ضلع میں مختلف ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) فہرست اشٹام فروشاں (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اشٹام فروشی کا لائسنس بنوانے کے لئے درخواست گزارنا پڑتی ہے درخواست گزار کے لئے پڑھا لکھا ہونا، اچھا کردار کا حامل ہونا و متعلقہ ضلع کا ڈومیسائل ہونا لازم ہے علاوہ ازیں رول 26 سٹیمپ ایکٹ 1934 کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

(ج) زیرِ رول 26 سٹیمپ رولز 1934 لائسنس جاری کرنے کی مجاز اتھارٹی متعلقہ کلکٹر / ڈپٹی کمشنر ضلع ہے۔ لائسنس کی میعاد یکم جولائی تا 30۔ جون ہوتی ہے۔ بعد ازاں مجاز اتھارٹی ایک سال کی تجدید کرتی ہے۔

(د) لائسنس جاری کرنے کا معیار پورے صوبہ میں بمطابق سٹیمپ رولز 1934 یکساں نافذ ہیں۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمیر شریف میں
نئے لینڈ ریکارڈ سنٹر قائم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

572: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت ضلع ساہیوال حضرت خواجہ محمد پناہ کی نگری میونسپل کمیٹی کمیر شریف میں نیا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر پی پی۔198 میں قانونگوئی لیول پر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

تحصیل ساہیوال میں دو نئے لینڈ ریکارڈ سنٹرز 115 قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹرز کے منصوبہ کے تحت قانونگوئی "ہڑپہ اور نور شاہ" میں قائم کئے جا رہے ہیں۔ موضع کمیر شریف قانونگوئی "ڈیرہ رحیم" موجودہ فیز میں شامل نہ ہے۔

اسسٹنٹ کمشنر چک جھمرہ
کے دفتر میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

592: **جناب حامد رشید:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد اسسٹنٹ کمشنر چک جھمرہ کے دفتر میں کتنے ملازمین تعینات ہیں۔ ان کے نام اور عہدہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ دفتر میں ہیڈ کلرک پچھلے پندرہ / بیس سال سے تعینات ہے۔ اگر ہاں تو حکومتی ٹرانسفر پالیسی کے تحت موجودہ حکومت اس کو ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) اسسٹنٹ کمشنر چک جھمرہ مورخہ 2019-07-22، دفتر ہذا میں تعینات اہلکاران، منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مزید برآں فہرست تعینات اہلکاران مع عہدہ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	نام اسامی	نام اسامی	تعینات اہلکار
1-	تحصیلدار	1	0	1
2-	تحصیلدار	2	1	1
3-	اسسٹنٹ	0	1	0
4-	سٹینو گرافر	1	1	1
5-	سینئر کلرک	2	2	0
6-	جونیئر کلرک	10	3	7
7-	نائب قاصد	16	10	6
8-	ڈرائیور	1	0	1
9-	کلاس IV	4	4	0
	کل اسامیاں	38	22	16

(ب) درست نہ ہے۔ دفتر اسسٹنٹ کمشنر چک جھمرہ میں اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک کی ایک عدد اسامی کی منظوری ہے۔ جو کہ 14.08.2001 سے تا حال خالی ہے۔ کوئی بھی اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک دفتر میں تعینات نہ ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ کل طورخم بارڈر پر وزیر اعظم پاکستان نے پریس کانفرنس کے دوران بڑی اہم بات کی اور اتنی غیر سنجیدہ قسم کی سٹیٹمنٹ دی جس پر بطور کشمیری میرا حق بنتا تھا کہ میں اس پر بات کروں۔ انہوں نے یہ بات کی کہ کشمیر کے اندر پاکستان سے کوئی داخل نہ ہو تا کہ انڈیا کو موقع نہ ملے کہ وہ ہمیں دہشت گرد قرار دے دے۔

جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت یہ کرنا چاہوں گی کہ وزیر اعظم کو یہ بات کس نے بتا دی کہ وہاں کشمیر کے اندر پاکستان سے لوگ جا کر لڑ رہے ہیں۔ 72/70 سال سے کشمیری مجاہدین اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں، اپنی بقا کی تحریک چلائے ہوئے ہیں اور ہماری ماؤں بہنوں نے اپنے خون سے اُس تحریک کو سینچا ہے اس لئے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اتنا غیر سنجیدہ قسم کا بیان انہوں نے کیوں دے دیا؟ جب آپ کے ملک کے اندرونی حالات ایسے ہوں کہ اپوزیشن آپ کے ساتھ نہیں کھڑی اور کسی کو ساتھ لے کر چلنا نہیں چاہتے تو مجھے یہ لگتا ہے کہ وہ اپنی سٹیٹمنٹ دے کر پاکستان کے issues سے اپنی نظر ہٹانا چاہتے ہیں جہاں پر اُن کی نااہلی چھپ جائے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ کیا بات کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: No cross talks. انہوں نے کہہ دیا ہے تو آپ نے بات نہیں کرنی بلکہ میں خود اس issue پر بات کروں گا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے یہ لگتا ہے کہ اِن کی نااہلیت اور حکومت جو اِن سے چل نہیں رہی اس کو چھپانے کے لئے ایسے issues raise کر دیتے ہیں کہ جہاں پر پاکستان کی سالمیت کو بھی داؤ پر لگایا جاتا ہے لہٰذا اپنے کنٹینر کی تقاریر اور اپنے بے ربط قسم کے الفاظ سے کشمیر کی تحریک کو ضائع نہ ہونے دیں۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے کراچی کے اندر کچرا کنڈی کم ہے اور پی ٹی آئی کے اندر کچرا کنڈی زیادہ بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا main پوائنٹ آ گیا ہے لہٰذا بیٹھ جائیں۔ محترمہ! آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں بنتا۔ کیا وزیر اعظم پاکستان یہ کہہ سکتے ہیں کہ آؤ سارے حملہ کر دو اس لئے یہاں پر کوئی عقل کی بات ہونی چاہئے۔ اس طرح نہیں ہوتا جیسے آپ کہہ رہی ہیں۔ اُن کا مقصد یہ تھا کہ پاکستان کے اوپر یہ الزام لگے گا کہ یہ دہشت گردی پھیلانے آ گئے ہیں۔ اس issue کا ایک فورم موجود ہے جس کے لئے وزیر اعظم جنرل اسمبلی جا رہے ہیں اور وہاں جا کر وہ بات کریں گے۔ آج تک کشمیر کا جتنا issue جناب عمران خان نے اٹھایا ہے اتنا کسی حکومت نے نہیں اٹھایا۔ بہر حال محترمہ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ مسلم لیگ (ن) یہ سمجھتی ہے کہ کشمیر کے issue پر ایک متفقہ اور متحدہ بات جانی چاہئے کیونکہ کشمیری آج کرفیو میں بیٹھے ہیں جن کی ادویات بند ہیں، جن کے سکول بند ہیں، جن کی basic necessities بند کی گئی ہیں حتیٰ کہ انڈیا کی سپریم کورٹ تک نے کہہ دیا کہ کشمیریوں کو بنیادی ضروریات دی جائیں۔

جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس حکومت کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے پہلے آل پارٹیز کانفرنس بلانی چاہئے تھی جو نہیں بلائی گئی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، سب ممبران تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اپوزیشن کی بات۔۔۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! اس میں آپ ترمیم یہ کر لیں کہ پیپلز پارٹی اور (ن) لیگ کی وہی پالیسی ہے جو حکومت کی پالیسی ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں تو یہ کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اس میں اپوزیشن کا بھی بڑا اچھا role ہے کہ اس issue کے اوپر ساری جماعتیں ایک میز پر ہیں۔ جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں نہیں چاہتا کہ کشمیر کے issue پر ہم یہاں پر کوئی ایسا ماحول پیدا کریں کہ کوئی غلط message جائے۔ بطور پاکستانی کشمیر کے لئے ایک آواز کا message جانا چاہئے اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کشمیریوں کے ساتھ کھڑی ہے، ماضی میں بھی کھڑی تھی، آج بھی کھڑی ہے اور کل بھی کھڑی ہوگی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف نے اقوام متحدہ کے floor پر کھڑے ہو کر وہاں برہان وانی کا کیس plead کیا تھا اور انڈیا کے خلاف dossier دیئے تھے۔ ابھی یہاں پر سید حسن مرتضیٰ نے کینسر کے مریضوں کے حوالے سے جو بات کی تو جو بات ہم روز آپ سے کرتے ہیں، یہی تو اس ہاؤس کا رونا ہے کہ یہاں پر اپوزیشن کی آواز کو دبایا جا رہا ہے۔ آج پنجاب کے لوگ اس اسمبلی کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ ان کی آواز جو اپوزیشن نے اُٹھانی ہے لیکن آپ لیڈر آف دی اپوزیشن کو اس اسمبلی سے دُور رکھ کر پنجاب کو یہ پیغام دے رہے ہیں تو آپ اپوزیشن کو نہیں دبا رہے بلکہ آپ پنجاب کے عوام کی آواز کو دبا رہے ہیں اور آپ کینسر کے مریضوں کی آواز کو دبا رہے ہیں۔ آج جو چار اموات ہوئیں اور محترمہ وزیر صحت نے فرمایا کہ میں نے "پڑھا" تو یہ کیسی وزیر ہیں کہ انہیں پتا ہی نہیں تھا کہ کنٹریکٹ ختم ہونے لگا ہے، یہ کیسی وزیر ہیں کہ جنہیں پتا ہی نہیں تھا کہ ادویات کا سٹاک ختم ہونے لگا ہے، یہ کیسی وزیر ہیں کہ جنہیں پتا نہیں تھا کہ کینسر کے مریض کو روزانہ دوائی چاہئے ہوتی ہے اور یہ کیسی حکومت ہے کہ جسے ڈینگی کے بارے میں پتا نہیں تھا کہ ڈینگی کا طوفان سر اٹھانے لگا ہے؟ آج جتنی اموات ہو رہی ہیں تو ان کے خلاف ایف آئی آرز درج ہونی چاہئیں کیونکہ ان کی نااہلی کی وجہ سے یہ اموات ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی Chair سے میرا اور اس اپوزیشن کا یہ سوال ہے کہ یہ اسمبلی کی working کا تقاضا ہے اور یہ ہاؤس complete نہیں ہے جب تک لیڈر آف دی اپوزیشن موجود نہیں ہیں۔ یہ ہاؤس ان آرڈر نہیں ہے جب تک لیڈر آف دی اپوزیشن موجود نہیں ہیں جس پر ہم

احتجاج کریں گے اور ہم آپ سے رُولنگ چاہیں گے کہ وہ قانون جو آپ نے پاس کیا ہے اس پر عملدرآمد کب تک ہو گا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کے سامنے وزیر قانون نے یہ commit کیا تھا کہ پارلیمانی پارٹی کو اعتماد میں لے کر وہ ہاؤس کو apprise کریں گے تو یہ کیا چاہتے ہیں کہ ہاؤس کا یہ سیشن ختم ہو جائے؟ اس طرح آپ روز دن گزار رہے ہیں اور روز آپ تماشا بنا رہے ہیں۔ اپوزیشن اس تماشے کو مزید آگے نہیں چلنے دے گی تو اس پر ہمیں آپ کی طرف سے اور اس Chair کی طرف سے جنہوں نے اتنا بڑا کام کیا، clear cut ruling چاہئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"قدم بڑھاؤ سپیکر صاحب ہم تمہارے ساتھ ہیں" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: اس مہربانی کا بہت بہت شکریہ۔ مجھے پتا ہے کہ آپ کتنے میرے ساتھ ہیں؟ (قہقہہ) میں آج بھی آپ سے کہتا ہوں کہ میری اور جناب محمد بشارت راجا کی کوشش ہے اور وزیر اعلیٰ دو تین دن میں آ رہے ہیں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ! آج رات ڈیڑھ بجے آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج رات ڈیڑھ بجے وزیر اعلیٰ آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ میرے لئے بھی نئی انفارمیشن ہے۔ بحر حال وہ پہنچ جاتے ہیں چلیں، اچھا ہے جلدی آ جائیں گے۔ جناب محمد بشارت راجا بھی بات کریں گے اور میں بھی ان سے بات کروں گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ایک اور گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! قصور کا جو افسوسناک واقعہ ہے اس پر وہ SOPs جو ہماری حکومت نے بنائے تھے اور بنا کر تمام محکموں کو دے دیئے گئے تھے لیکن آج اس حکومت نے اُن پر عمل نہ کر کے مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا ہے۔ شیخ علاؤالدین یہاں موجود ہیں تو میری آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ قصور میں جو کچھ ہوا اس کے اوپر شیخ علاؤالدین کی بات سنی جائے۔

جناب سپیکر: پہلے میری بات سن لیں ناں کہ آپ کے زمانے میں جو آئی جی پولیس تھے آج بھی وہی آئی جی ہیں۔ فرق تو کوئی نہیں ہے ناں۔ اس وقت بھی قصور میں جو بندے پکڑے تھے اور آپ نے جس آئی جی کو لگایا تھا جسے انہوں نے لگایا ہے۔ انہیں تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔ وہ وہاں پر پہنچ گئے ہیں کیونکہ میں نے بھی ان سے بات کی ہے اور کہا ہے کہ کوئی بکرا دیں کہ آپ قصور میں ہی پھنسے رہتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی انفارمیشن ہے تو آئی جی پولیس کو بتائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس واقعہ کو light نہ لیں کیونکہ میرا بہت نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ ان کی ضرور راہنمائی کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین کو بات کرنے دیں اور کوئی انہیں disturb نہ کرے۔

قصور میں بچوں کے قتل کے واقعہ پر
احتجاج کرنے والوں کا معزز ممبر اسمبلی کی املاک کو نقصان پہنچانا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بات یہ ہے کہ پچھلے تین دن سے آئی جی صاحب مجھے کہہ رہے تھے کہ میں چونیاں پہنچوں ورنہ یہ لوگ تھانے کو آگ لگا دیں گے۔

جناب سپیکر! میں وہاں پر کل صبح 8:00 بجے گیا ہوں۔ جب مجھے بتایا گیا اور میں یہ on the floor of the house record پر لانا چاہتا ہوں کہ پھر وہاں پر کیا ہوا۔ میں حکومت میں نہیں ہوں اور میری پارٹی اپوزیشن میں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے وہاں جا کر جتنا mob تھا اور جو احتجاج ہزاروں لوگوں کا تھا وہ حکومت کے ریکارڈ پر ہے، اس وقت defend کیا اور پولیس کے لئے لوگوں سے ٹائم مانگا کہ کچھ ٹائم

دے دو۔ میں جو بھی کر سکتا تھا وہ تقریر ریکارڈ پر موجود ہے۔ کوئی سیاست نہیں کی اور کوئی کچھ نہیں کیا۔ میرے پاس data موجود ہے کہ آئی جی کی کتنی calls مجھے آئی ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے کہا گیا کہ وہاں پہنچیں نہیں تو تھانے کو آگ لگ جائے گی۔ میں ایک ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے وہاں پر گیا کہ میں وہاں کا ایک sitting MPA ہوں۔

جناب سپیکر! جون میں پہلا بچہ اغواء ہوا اور متعلقہ ایس ایچ او کہتا رہا کہ:

"تسی آپ لبھو، رشتے داراں کول جاؤ تے لبھو اور پیروں کے ڈیروں پر جاؤ۔"

جناب سپیکر! اگست میں دو بچے اغواء ہوئے اور پھر اس کے بعد اب ایک امام مسجد کا بچہ اغواء اور پھر یہ سب کچھ ہوا۔ جب میں وہاں پر تقریر کر رہا تھا تو شر پسند عناصر کو باقاعدہ کہا گیا کہ نعرہ بازی کرو اور وہاں سے میں پھر جس طرح آیا تو میں آ گیا۔ اس کے بعد حیران کن بات یہ ہے کہ---

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین! یہ تو آپ کا role بڑا قابل تعریف ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی اور بہت شکریہ۔ آپ دیکھئے کہ میں حکومت میں تو نہیں ہوں اور وہاں پر کوئی وزیر پہنچا اور نہ ہی کوئی ایڈیشنل آئی جی پہنچا۔ جناب محمد بشارت راجا وہاں پر گئے میں ان کی قدر کرتا ہوں اور ان کی مہربانی۔ انہیں پتا تھا کہ جو کچھ میرے ڈیرے پر ہوا، جو میرے پٹرول پمپ کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی اور جو تباہی مچی ہے اور اگر میرے گارڈ وہاں پر فائر کھولتے تو حکومت کو یہ موقع ملتا کہ لو جی لیگی ایم پی اے نے فائرنگ کروا کر بندے مار دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آج آپ سے پوچھتا ہوں اور آپ اس کو سوچئے کہ میری آئی جی سے اس دوران کتنی دفعہ بات ہوئی اور میں نے اُن سے کہا کہ جو آپ کی گاڑیاں ہیں وہ چونیاں سے

دونوں طرف چار چار کلو میٹر دور کھڑی ہیں جس میں سینکڑوں پولیس والے ہیں آپ دو پولیس والوں کو بھیج دیں میں آپ کے کہنے پر یہاں آیا ہوں لیکن کوئی نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میں نے تنگ آکر اُن کو یہ بات کہی کہ forget about it کہ میں لیگی ایم پی اے ہوں، میں سولہ سال کی عمر سے ٹیکس گزار ہوں۔ یہ جو چیزیں میرے پاس ہیں یہ declared چیزیں ہیں، کوئی حرام کا مال نہیں ہے ان چیزوں کو تو بچا لو اس کے اندر ہزاروں لوگوں کی روٹی روزی لگی ہوئی ہے لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں حکومت سے آپ کے ذریعے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب یہ وزیر صاحب وہاں پر گئے، یہ ریسٹ ہاؤس میں رہے ان کو پتا تھا کہ میں نے جو وہاں پر کردار ادا کیا ہے اگر ان کو ذرا بھی احساس ہوتا تو یہ اُس کی قدر کرتے، میں نے hostile ہجوم کو face کیا، انہوں نے face نہیں کیا۔ میں نے اُس mob کو face کیا اور میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ خدا جانتا ہے ایسے موقعوں پر کوئی سیاست نہیں کرنی چاہئے۔ وہ غریب لوگ ہیں اُن کو دیکھا نہیں جا سکتا اور وہ اتنے عرصہ سے تھانوں میں رُلتے رہے اُن کو کسی نے نہیں پوچھا۔ کسی ماں باپ کا غریب ہونا یا امیر ہونا یہ اللہ کی دین ہے لیکن خدا کی قسم جو کچھ اس وقت اس پنجاب میں ہو رہا ہے اور جو کچھ میرے حلقے میں ہو رہا ہے وہ میں آپ کو بتاؤں کہ یہاں پر تمام تھانے بکتے ہیں touts کو چائے اور کیک پیش ہوتے ہیں اور جو شریف آدمی تھانے چلا جائے قطع نظر اس کے کہ وہ کروڑوں روپے کا ٹیکس گزار ہو وہ مجرم کی طرح کھڑا رہتا ہے۔ یہ حقائق ہیں اور آپ ایک agro-based businessman بھی ہیں، politician بھی ہیں آپ کو پتا ہے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں صحیح کہہ رہا ہوں اور آپ مجھے اتنے عرصے سے جانتے ہیں میں غلط بات نہیں کرتا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس ڈیٹا کو نکلوائیں جنہوں نے تباہی مچائی ہے، اُن کو دیکھیں پھر میرا قصور بتائیں، یہی میرا قصور تھا کہ میں نے اپنے حلقے کی نمائندگی کی اور میں اللہ کو جواب دہ ہوں۔ میں اگر نہ بھی پہنچتا تو پھر میرا ضمیر مطمئن نہ ہوتا اور میں آئی جی کے بار بار کہنے پر کہ شیخ علاؤالدین

آپ جائیں گے تو تھانہ بچے گا۔ الحمد للہ تھانہ تو بچ گیا چلو جو کچھ بھی ہوا لیکن میرے ساتھ جو ہوا اور جو کروایا گیا اُس کے پیچھے کون سے محرکات ہیں میں اُن کا نام نہیں لینا چاہتا؟

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ وزیر قانون سے ذرا یہ پوچھ لیں کہ جب ان کو پتا لگا کہ وہاں پر جو کچھ تباہی مچی اُس کو face میں نے کیا ہے مالی طور پر بھی اور جانی طور پر بھی آپ خود بتائیں کہ اگر ہزاروں لوگوں میں سے مجھے کچھ ہو جاتا کہ جس طرح وہاں پر مار دھاڑ کروائی گئی ہے اور جان بوجھ کر کروائی گئی ہے تو اس کا کون ذمہ دار تھا؟

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ آپ یہ بتائیں میں اس ملک میں چیمبر کا بھی ممبر ہوں اور corporate member ہوں، آج تک میں نے ایک ڈالر بھی باہر نہیں بھیجا خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں میں کل سے سوچنے پر مجبور ہوا ہوں کہ اب ہمارا اس ملک میں رہنا مشکل ہے کیونکہ اگر حرام کمایا ہے تو خدا اُس کا بیڑا غرق کرے۔ جس کے پاس حلال ہے جس نے اپنی زندگی میں حلال سے کھایا ہو، ہزاروں خاندان بھی میرے ساتھ ہیں جن کو اللہ روٹی روزی دیتا ہے اگر مجھے safety نہیں ہے اگر میں politician ہو کر اور یہ میرا چوتھا tenure ہے مجھے safety نہیں ہے تو ایک عام آدمی کو کیا safety ہو گی؟ کہاں کی welfare state لئے پھر رہے ہیں اور کہاں کا ہم نے اسلام کے نام پر ملک لیا تھا اگر ہم نے اسلام کے نام پر ملک لیا تھا تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات valid ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! پہلے ایک سیکنڈ صرف میری بات یہ ہے کہ اس میں تین چیزیں ہیں ایک تو شیخ علاؤالدین کا بڑا اچھا رول ہے کہ وہ از خود گئے اور جا کر انہوں نے مسئلے کو سنبھالا۔

دوسری بات یہ کہ ان کو ایک یہ بھی خدشہ ہے کہ کسی نے یہ خاص طور پر کروایا ہے اُس کی تہہ تک جانا حکومت کے لئے بھی ضروری اور شیخ علاؤالدین کے لئے بھی ضروری ہے کہ جنہوں نے اتنا bold step لیا اور سارا کچھ کیا اور پھر جو سب سے important بات ہے کہ جن غریبوں

کے وہ بچے ہیں جن کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے اور یہ دوسرا واقعہ ہے اور پہلے بھی قصور میں واقعہ ہوا اور اب پھر قصور میں یہ معاملہ ہوا تو اس کو بھی سوچنے کی ضرورت ہے کہ اگر وہاں پر جو پولیس والے تھے اگر فوری دادرسی کرتے، فوری ایکشن لیتے تو شاید یہ کام رُک جاتے اور شاید اُس کا پتا بھی چل جاتا کہ اس کے پیچھے کون ہے جو بچوں کو اس طرح اغواء کر کے یہ سارا ظلم کرتے ہیں اور باقی آپ بہتر سمجھتے ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس میں ایک بات add کر رہا ہوں کہ اس تمام کارروائی کی سی سی ٹی وی فوٹیج میرے پاس ہے۔

جناب سپیکر! میری عرض سن لیں میں رات کو وہاں application دے کر آیا ہوں اور ابھی تک entertain نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر: آپ وہ application جناب محمد بشارت راجا کو دے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجا کو بھی پیش کر دیتا ہوں لیکن آپ یہ دیکھیں اس پر ابھی تک۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ جناب محمد بشارت راجا کی بات سن لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ شیخ علاؤالدین کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا قابل افسوس ہے۔ یہ اتنی تفصیل ہمیں وہاں پر کل نہیں بتائی گئی بہر حال وہ ان کا اپنا حلقہ ہے اُس حلقے میں اگر باہر سے کوئی جا کر لوگوں کو اُکسائے گا تو وہ تھوڑی سی ناممکن سی بات ہے وہ ان کا اپنا حلقہ ہے اور وہاں پر اگر کوئی لوگوں کا ردعمل آیا ہے تو اُس کی شیخ علاؤالدین بہتر وجوہات سمجھ سکتے ہیں لیکن اس کیس کے حوالے سے جو ان کا کردار ہے وہاں پر جو انہوں نے کردار ادا کیا ہے تو ہم ان کے مشکور ہیں اور اگر آئی جی صاحب آپ کو بار بار فون کر کے یہ کہہ رہے تھے کہ آپ وہاں اپنا رول ادا کریں تو وہ اس

لئے کہہ رہے تھے کیونکہ آپ اُس حلقے سے منتخب نمائندے ہیں اس لئے وہ آپ کو کہہ رہے تھے کہ لوگوں کا آپ پر اعتماد ہے اور لوگوں نے آپ کو منتخب کیا ہے اس لئے وہ آپ کو بار بار فون کر رہے تھے۔ نمبر دو آپ نے فرمایا کہ کوئی منسٹر وہاں پر نہیں گیا کل صبح سے بلکہ اُس سے پہلے رات سے ہمارے دو منسٹر صاحبان جناب محمد ہاشم ڈوگر اور سردار محمد آصف نکئی وہاں پر موجود تھے۔ کل صبح انہوں نے وہاں سے میرے ساتھ بات کی اور انہوں نے کہا آپ بھی آئیں پھر یہاں سے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم، آئی جی اور میں ہم تینوں گئے اور ہم نے جا کر لوگوں سے باقاعدہ۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وزیر قانون! وہاں 4:00 بجے گئے میرے سامنے سے گزرے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ ٹائمنگ کی بات چھوڑیں آپ پہلے بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں صبح ہمارے منسٹر ز نے کہا کہ آپ آئیں تو ہم گئے اور جا کر ہم لوگوں سے ملے، ہم متاثرین کے پاس گئے اُن کے گھر دُعا کر کے آئے، مولوی صاحب کے ساتھ مسجد میں جا کر بیٹھے ہمیں تو لوگوں نے کچھ نہیں کہا۔ لوگوں نے ہم سے صرف ایک مطالبہ کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں انصاف ملنا چاہئے ہم نے انہیں یقین دہانی کروائی کہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو انصاف دلائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کے ساتھ کتنی پولیس تھی یہ بھی بتا دیں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! No cross talk آپ بیٹھ جائیں اُنہیں بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں ان کا احترام کرتا ہوں اگر ان کے حلقے کے لوگوں نے ان پر غصہ نکالا ہے تو اس میں حکومت کا کوئی قصور نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وزیر قانون میرے سامنے سے گزر کر گئے ہیں یہ جو میرے ساتھ کروایا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ بیٹھ جائیں۔ بات سن لیں۔۔۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر ان کے حلقے کے لوگ۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ بیٹھیں دو دو منٹ بعد کھڑے نہ ہوں آپ کی بات سب نے سنی ہے اب آپ بیٹھ کر خاموشی سے سنیں ہم چاہ رہے ہیں کہ جو بھی آپ کے خدشات ہیں اُس کا حل ڈھونڈیں تو آپ ذرا صبر کریں جناب محمد بشارت راجا تو تیار ہیں کہ آپ کے پاس جو انفارمیشن ہے آپ کو وہ اُن کے ساتھ شیئر کرنی چاہئے اور اُن کی پوری بات سن لیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا جب لوگوں نے ہمیں وہاں پر بتایا کہ یہ واقعات ہم دیکھیں وہاں پر پولیس کی کوتاہی کے حوالے سے بات ہوئی میں کیسز کے حوالے سے بات کر رہا ہوں فوری طور پر ایس ایچ او کو معطل کیا گیا، ڈی ایس پی کو معطل کیا گیا، ایس پی کو معطل کیا گیا، رات ڈی پی او کو معطل کر دیا گیا اُس کو صوبہ بدر کر دیا گیا تو یہ سارے احکامات نااہلی اور کوتاہی کے شاخسانہ تھے سو ہم نے وہ کارروائی کی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرتا ہوں کہ تفتیش کے لئے بھی جے آئی ٹی بنا دی گئی ہے اور جس طرح ابھی یہاں سے دوستوں نے کہا کہ رانا صاحب نے most probably کہا کہ SOPs اور آپ نے درست observation دی کہ وہ SOPs موجودہ آئی جی صاحب ہی نے ترتیب دیئے تھے اُس وقت جو آئی جی پنجاب تھے آج بھی وہی آئی جی پنجاب ہیں اور اُن کی نگرانی میں تمام کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! آج رات وزیراعلیٰ تشریف لا رہے ہیں اور انہوں نے آج رات ہی میٹنگ رکھی ہوئی ہے اس سلسلے میں مزید اقدامات اور جو کچھ بھی ممکن ہو سکا انشاءاللہ تعالیٰ کریں گے اُن متاثرہ خاندان سے ہماری پوری ہمدردی ہے اور یہ بالکل حقیقت ہے کہ اُن میں سے دو خاندان ایسے ہیں کہ جن کا روزانہ کی بنیاد پر روزگار ہے سو اُن کے ساتھ ہماری ہمدردی ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ اُن خاندانوں کے ساتھ بھی انشاءاللہ تعالیٰ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے جو کچھ حکومت سے ہو سکا

انشاءاللہ تعالیٰ ضرور کریں گے لیکن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو شیخ علاؤالدین کے ساتھ واقعہ ہوا یہ شیخ علاؤالدین آپ ہمیں بتائیں، آپ کے پاس ویڈیو بھی ہے۔ آپ بتائیں آپ نے وہ درخواست دے دی ہے، آپ مجھے درخواست دیں اگر کسی کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں تو ہم ضرور کریں گے ہمیں اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اتنا میں ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر یہ غلط فہمی پیدا نہ کریں کہ یہ کسی کے کہنے پر ہوا ہے۔ یہ آپ کے مخالفین بھی ہو سکتے ہیں جن کے کہنے پر ہو سکتا ہے۔ اس میں گورنمنٹ کی منشا نہیں ہے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہاں پر حالات پُرامن ہوں۔ اگر آپ کے خلاف ہم کارروائی کریں گے تو اس سے کیا امن قائم رہے گا؟ اس سے تو مزید آگ لگے گی اس لئے یہ حکومت کی کبھی نیت نہیں ہو سکتی کہ وہ آپ کے خلاف کوئی کارروائی کرائے۔ اگر یہ کارروائی آپ کے کسی مخالف نے کرائی ہے اور آپ اس کے خلاف کچھ کرنا چاہتے ہیں، آپ کے پاس ویڈیو ہے، آپ لوگوں کی نشاندہی کریں اور مدعی بنیں ہم کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ کا احترام ہمارے دل میں موجود ہے اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ آپ کا احترام کیا ہے اگر آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے ازالے کے لئے آپ جو حکم دیں گے اس کی تعمیل ہو گی لیکن اس وقت اس معاملے میں یہ confusion پیدا نہ کی جائے کہ یہ حکومت اور اپوزیشن کا معاملہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے شیخ علاؤالدین کو یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس معاملے کو حل کرنا جتنی گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے اتنی آپ کی بھی ذمہ داری ہے کیونکہ وہ آپ کا حلقہ ہے، لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں اور گورنمنٹ کی طرف بھی دیکھ رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے مل کر اس مسئلے کا حل نکالنا ہے اور جو ذمہ دار ہیں ہم ان کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب نماز کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ تک اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد

جناب سپیکر 6 بج کر 55 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ شاہین رضا کا ہے اور اس کے بعد سید حسن مرتضٰی کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ جی، محترمہ شاہین رضا! اسے پیش کریں۔

گوجرانوالہ: فاضل ہسپتال میں ہیڈ نرس کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

291: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 10۔ستمبر 2019 کے تمام ٹی وی چینل کی خبروں کے مطابق فاضل ہسپتال گوجرانوالہ کی ہیڈ نرس ہما کنول کی لاش چھت والے پنکھے سے لٹکتی ہوئی پائی گئی جسے فوری طور پر اس ہسپتال کی انتظامیہ نے خودکشی کا واقعہ قرار دیا؟

(ب) اس کی ایف آئی آر کن کن دفعات کے تحت کس تھانہ میں درج ہوئی ہے کیا اس کی میڈیکل رپورٹ مل گئی۔ اس واقعہ کے حالات وواقعات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ سے جھوٹ بولا گیا ہے کورم پورا نہیں ہے۔ ممبران حزب اختلاف کو ملا کر صرف 86 لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔ کورم پورا ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس واقعہ کی ایف آئی آر زیر دفعہ 302 PPC تھانہ سول لائن گوجرانوالہ میں درج رجسٹر ہوئی۔ اس کا مقدمہ نمبر 849/19 اور تاریخ 12-09-2019 ہے۔

جناب سپیکر! اس میں مزید گزارش یہ ہے کہ اس کی پوسٹ مارٹم رپوٹ آچکی ہے اور فرانزک رپورٹ ابھی آنی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جیسے فرانزک رپورٹ موصول ہوگی اس میں مزید پیشرفت کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جب فرانزک رپورٹ آجاتی ہے تو پھر آپ اس مقدمہ کو دیکھئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 292 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 292 ہے۔

راولپنڈی: پیپلز پارٹی کے راہنما شہزاد اعوان کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

292: سید حسن مرتضیٰ، سید عثمان محمود، سید علی حیدر گیلانی، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 15۔ ستمبر 2019 کو پیپلز پارٹی راولپنڈی کے راہنما شہزاد اعوان کو نامعلوم افراد نے بڑی بے دردی سے قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کی ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے تو کن دفعات کے تحت، اس واقعہ میں ملوث کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا ہے اس کی مکمل تفتیش سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ شہزاد اعوان مورخہ 16۔ ستمبر 2019 کو قتل ہوئے۔ اس واقعہ کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہے جو کہ مقدمہ نمبر 19 / 675 مورخہ 19-09-16 بجرم 34 / 302, 324 ت پ تھانہ وارث خان درج ہوئی ہے جس کی تفتیش عمل میں لاتے ہوئے ملاحظہ موقع کیا گیا، نقشہ موقع مرتب ہوا، پنجاب فرانزک رپورٹ لیبارٹری نے جائے وقوعہ کے فرانزک حاصل کئے، جائے وقوعہ سے خون بھی برآمد کیا گیا اور تمام چیزیں فرانزک کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں۔ موقع سے تیس بور پسٹل کے خول بھی اٹھائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سلسلہ میں، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ایک مرکزی ملزم جس کے ذمہ گولی چلانا تھا اس کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور دو ملزمان ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے ان کی گرفتاری کے لئے تحرک کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! آج جب میں اس توجہ دلاؤ نوٹس پر بریفنگ لے رہا تھا تو معزز محرک میرے ساتھ موجود تھے۔ ان کی موجودگی میں، میں نے پولیس کو احکامات جاری کئے ہیں کہ جلد از جلد باقی دو ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں ان کو گرفتار کر لیا جائے گا اور گرفتاری کے بعد اس کا چالان مرتب کر کے عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا نے بڑی مہربانی کی ہے اور خصوصی دلچسپی لی ہے۔ میں نے جس دن بات کی تھی تو انہوں نے اس کی رپورٹ بھی منگوائی اور آج میرا توجہ دلاؤ نوٹس take up بھی کر لیا گیا۔ آج چیمبر میں جب یہ بریفنگ لے رہے تھے تو میں بھی وہاں موجود تھا۔

جناب سپیکر! میں نے اس وقت بھی عرض کی تھی وہاں تفتیشی بھی موجود تھے انہوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے۔ ہم نے خود بھی CCTV footage نکلوائی ہے اور پولیس کے پاس بھی موجود ہے کہ عابد نامی ملزم کے والد نے اس بچے کو بالوں سے پکڑا ہے اور جو کاشف مفرور ہے اس نے بھی گولی چلائی ہے اور اس عابد نے بھی گولی چلائی ہے۔ یہ CCTV footage میں موجود ہے اور وزیر قانون کے سامنے پولیس نے کہا ہے کہ یہ تینوں ملزمان گنہگار ہیں۔ ہم نے وہ

footage بھی حاصل کی ہے۔ہم اس کی فرانزک بھی کروائیں گے، سارا کچھ کروائیں گے اور ان ملزمان کو گرفتار کرنے کے بعد چالان بھی کریں گے۔وہ گنہگار ہیں۔یہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں۔اب تھوڑی دیر میں تفتیش میں کوئی ردوبدل ہو جائے تو جناب میں آپ کے سپرد اپنا مقدمہ کر رہا ہوں کیونکہ ہمیں اس میں توقع نہیں ہے کہ انصاف ہو۔وہ اشتیاق مرزا جو سابق ایم پی اے بھی رہا ہے وہ ایک لوٹا ہے، وہ اپنی وفاداریاں تبدیل کر کے پی ٹی آئی میں گھس گیا ہے۔یہ قتل اس نے سیاسی بنیادوں پر کیا ہے۔میں نہیں چاہتا کہ یہ سیاست کی نذر ہو جائے۔ہمیں اس میں انصاف ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا نے اس بات پر on the floor of the House کہا بھی ہے اور آپ کو بھی شامل کیا ہے۔جناب محمد بشارت راجا انشاء اللہ پہرہ دیں گے اور کوئی تفتیش تبدیل نہیں ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! تینوں ملزمان کو چالان کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق جناب غضنفر عباس کی ہے۔جی، اسے پیش کریں۔

محکمہ خزانہ کی طرف سے پنجاب اسمبلی
کی فنانس کمیٹی کے فیصلے پر مکمل طور پر عملدرآمد نہ کرنا

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی آئین پاکستان کے آرٹیکل 88 (جسے آرٹیکل 127 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے) کے تحت تشکیل دی جاتی ہے، اسمبلی اور اس کے

سیکرٹریٹ کے اخراجات فنانس کمیٹی کی ہدایت کے مطابق کنٹرول کئے جاتے ہیں۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 185(3) کے مطابق فنانس کمیٹی، اسمبلی اور اس کے سیکرٹریٹ کے سالانہ اور ضمنی بجٹ کے تخمینہ جات کی منظوری دیتی ہے جنہیں حکومت بالترتیب سالانہ بجٹ اور ضمنی بجٹ کے گوشواروں میں شامل کرتی ہے۔ پاکستان کی تمام اسمبلیوں میں یہی آئینی اور قانونی طریق کار رائج ہے۔ پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی نے حسب سابق، سال 2019-20 کے بجٹ تخمینہ جات کی منظوری دی جسے بجٹ میں شامل کرنے کے لئے محکمہ خزانہ کو بھجوا دیا گیا لیکن حکومت نے اس بجٹ میں کٹوتی کر کے اسے بجٹ میں شامل کیا جس سے نہ صرف فنانس کمیٹی کا بلکہ پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! ٹھیک ہے۔ آپ کو اس بات کا پہلے بھی علم ہے۔ آپ اپنی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا لیں کیونکہ یہ بڑا serious issue ہے۔ فنانس والوں نے جس طرح دھجیاں اڑائی ہیں۔ اس میں پورے ہاؤس کی تنخواہیں ہیں۔ یہ کسی اور کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ممبران کی تنخواہوں کا معاملہ ہے۔ اس بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ آئین کے اندر ترمیم کرائیں اور اس طرح کی باتیں ہوئی ہیں۔ اس میں دو اپوزیشن کے معزز ممبران اور باقی حکومتی ممبران تھے۔ انہوں نے پورے ہاؤس اور فنانس کمیٹی کی توہین کی ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! اس میں آپ کو ایکشن لینا پڑے گا۔ کیا اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کرنے کی اجازت ہے۔

(تمام ممبران نے یک آواز کہا کہ اجازت ہے)

جناب محمد بشارت راجا! آپ اس حوالے سے اپنی سربراہی میں کمیٹی بنائیں کیونکہ ہمیں تہہ تک جانے کی ضرورت ہے کہ اسمبلی کی توہین کیوں کی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کی لیز میں توسیع دینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ ماشاء اللہ بہت پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور 1985 سے جب آپ پر بہت جوانی تھی۔ اس وقت سے ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ پارلیمانی روایات کے امین ہیں۔ آپ کے خاندان کی جمہوریت اور پارلیمانی روایات کے لئے بڑی قربانیاں ہیں۔ میں ڈھیر ساری چیزیں دیکھ رہا ہوں جو آپ کو زیب نہیں دیتیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی شخصیت کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ آپ ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلائیں مثلاً آج ایک ضمنی سوال ہوا تھا اس پر میں نے آپ کی تعریف کرنی تھی کہ آج ایک سال سے پہلے آپ نے ہمارے لوگوں کی زمینیں کاشت کروائیں۔ وہ لوگ جو 100،100 کنال پر کاشت کرتے ہیں وہ وہاں بیٹھے تھے۔ یہاں کرنل انور صاحب بیٹھے ہیں۔ آپ نے کمیٹی بنائی اور یہاں پر commitment کرنل انور صاحب نے دی تھی کہ ہم بہت جلد لیز کی پالیسی بنائیں گے اور پھر لوگوں کا نقصان نہیں ہونے دیں گے لیکن آج بھی منسٹر کالونیز نے یہی سٹیٹمنٹ دی کہ ہم بنانے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو صورتحال بتاؤں گا کہ 2010 میں یہ پالیسی بنی تھی جو 2015 میں expire ہو گئی۔ میری ایک تو یہ درخواست ہے کہ میں ہمیشہ پبلک ویلفیئر کی بات کرتا ہوں۔ آپ نے مجھے ضمنی سوال کرنے کا موقع نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! ابھی اس پر بات کر لیتے ہیں۔ آپ کی بات صحیح ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ ہم سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کر لیں لیکن پہلے میری بات سن لیں۔ اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں۔

جناب سپیکر: دروازے lock کر دیئے جائیں اور پھر گنتی کی جائے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہمیں باہر جانے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اب آپ باہر نہیں جا سکتے۔ دروازے lock کئے جائیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

96 ممبران ہیں۔ کورم پورا ہے۔

کرنل صاحب! جناب محمد وارث شاد کی بات بڑی genuine ہے۔ یہ ضرور ہونا چاہئے۔ یہ بات ہوئی تھی، آپ کو بھی یاد ہو گی اور مجھے بھی یاد ہے۔ آپ وزیر اعلیٰ کو کہیں کہ یہ بڑا ثواب کا کام ہے کیونکہ لوگوں کے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی ہے۔

بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کی لیز میں توسیع دینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے on the floor of the House ان کے ساتھ commitment کی تھی اور اس حوالے سے بعد میں جناب محمد بشارت راجا کے آفس میں جناب محمد وارث شاد کے ساتھ میٹنگ بھی ہوئی تو ہم اس کو stand کر رہے ہیں اور اس کمیٹی نے اپنی recommendations final کر دی ہیں۔

جناب سپیکر! آج صبح ہی وزیر کالونیز بتا رہے تھے لیکن جناب محمد وارث شاد نے ان کی بات کو سنا نہیں ہے کہ وہ پالیسی finalize ہو گئی ہے اور انشاءاللہ کل یا پرسوں تک اس حوالے سے نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا جائے گا لہٰذا ان کا مسئلہ تو حل ہو جائے گا۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! آج اس پالیسی کا گزٹ نوٹیفکیشن ہو گیا ہے۔ State lands کے حوالے سے 12 پالیسیاں ایسی تھیں جو کہ کئی سالوں سے pending تھیں اور ان پر کوئی کام نہیں ہو رہا تھا ان کا آج جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں گزٹ نوٹیفکیشن ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جناب محمد وارث شاد کا جو اس حوالے سے concern تھا کیا وہ clear ہو گیا ہے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں ان 12 پالیسیوں کے حوالے سے تھوڑا سا بتا دیتا ہوں۔ وفاقی حکومت کو جو صوبائی حکومت کی زمین دینی ہے اس کے کیا rules and regulations ہونے ہیں، صوبائی ڈیپارٹمنٹ اگر کسی کو دیتی ہے اس کے کیا rules and regulations ہونے ہیں، ایگریکلچر لینڈ اور انڈسٹریل لینڈ کے کیا rules and regulations ہونے ہیں، چیرٹی ڈیپارٹمنٹ کے کیا rules and regulations ہونے ہیں، چولستان کے حوالے سے کیا rules and regulations ہونے ہیں تو یہ ایک پوری uniform پالیسی بنی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ یہ نہ سوچیں کہ جناب محمد وارث شاد اپوزیشن کے ممبر ہیں ان کو آپ اپنے ساتھ ضرور شامل کر لیں اور ان کے ساتھ بیٹھ جائیں کیونکہ یہ بہت تجربہ کار ممبر ہیں تو پھر ٹھیک طرح سے دادرسی بھی ہو جائے گی۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے وہ آپ کو اپنے ساتھ بٹھا کر تمام معاملات کو چیک کر لیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! عارضی کاشت کی سکیمیں since 1959 سے چل رہی تھیں اور ان کی حقوق ملکیت بھی مل رہی تھی۔ ہمارا کالونی کا علاقہ ہے اس سلسلے میں، میں نے آپ کو عرض کی تھی کہ اُس وقت کرنل صاحب نے یہ statement دی تھی کہ جناب محمد وارث شاد بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ اب مجھے یہ فکر نہیں کہ دیر ہو گئی ہے اب پھر بجائیاں شروع ہو گئی ہیں اور اس وقت بھی بجائیاں ہو رہی تھیں۔ گزارہ یونٹ والے عارضی کاشتکار جو 100،100 کنال پر کاشتکاری کر رہے ہیں پورے پنجاب میں ان کا problem ہے وہ قابض نہیں ہیں اور ان کو ناجائز قابضین میں شمار نہ کریں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ میری بات نہیں سمجھے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ منسٹر صاحب آپ کو اپنے ساتھ بٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ منسٹر صاحب! جناب محمد وارث شاد کی بات صحیح ہے کیونکہ جو تھل کا علاقہ ہے وہاں پر یہ بڑی genuine problem ہے۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جن 12 پالیسیوں کا میں نے ذکر کیا تھا اس میں عارضی کاشتکاری کرنے والے شامل ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کچھ اور بات کر رہے ہیں کیونکہ یہ کہیں بھی نہیں رکتے تو آپ جو کمیٹی notify کر رہے ہیں اس کا چیئرمین چودھری ظہیر الدین کو بنا دیں۔ سرگودھا، میانوالی، بھکر اور لیّہ کے میرے بھائی جو ادھر بیٹھے ہیں وہ اس حوالے سے کچھ بول نہیں رہے ہیں لہٰذا اس حوالے سے کمیٹی notify کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پیچھے ایک ممبر کھڑے ہیں ان کا تعلق بھی لیّہ سے ہے انہوں نے جو area identify کیا ہے وہاں پر seriously یہ problem ہے۔ یہ کاشتکاری آج سے نہیں ہو رہی بلکہ یہ لوگ تو وہاں جا کر settled ہوئے ہیں۔ سالہا سال سے یہ سلسلہ چل رہا ہے اور باقی آپ جو policies کی بات کر رہے ہیں وہ پورے پنجاب میں اور ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی observation بالکل درست ہے۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ نے already کمیٹی قائم کی تھی جس کمیٹی نے باقاعدہ کام کیا اور رپورٹ مرتب کی۔ جس

طرح جناب فیاض الحسن چوہان فرما رہے تھے کہ معزز ممبران کے ساتھ بیٹھ کر اس حوالے سے بات چیت کر لیں۔ سرکاری زمین لیز پر دینے کا باقاعدہ ایک طریق کار وضع کر لیا گیا ہے۔ جس طرح منسٹر صاحب ابھی فرما رہے تھے کہ اگر کوئی زمین، کمرشل استعمال، رفاہی ادارے، تعلیمی اداروں کو دینی یا فروخت کرنی ہے تو اس کا کیا طریق کار ہو گا؟ اسی طرح جو زمینیں لیز پر دی جا چکی ہیں ان کے لئے بھی طریق کار وضع کر لیا گیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کو گورنمنٹ نے بھکر، میانوالی اور لیّہ میں 30 سال سے زمینیں دی ہوئی ہیں اور انہوں نے وہ زمینیں آباد کی ہیں لیکن آج ان کو ان کا status نہیں مل رہا اور کہہ رہے ہیں کہ وہ ناجائز کاشتکاری کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ بات کو سمجھتے نہیں ہیں آپ بیٹھ کر میری ایک بات سنیں۔ منسٹر صاحب یہی تو کہہ رہے ہیں کہ ان ہی کے لئے ہم specially یہ کام کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے request کی تھی کہ یہ موجودہ گورنمنٹ کا ایک بہت بڑا فیصلہ تھا۔ یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ نے 90 ہزار کاشتکاروں کو جو کہ زمینیں کاشت کر رہے تھے ان کو مالکانہ حقوق دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس کمیٹی میں جناب غضنفر عباس اور جناب محمد وارث شاد ان دونوں کو شامل کر لیں ہو سکتا ہے کہ آپ نے شامل بھی کر دیا ہو لیکن یہ دیکھنے والی بات ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہاں میانوالی سے دوست بیٹھے ہیں۔ ضلع سرگودھا کے بھائی کو بھی اس میں شامل کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ان کو بھی شامل کریں۔ جناب محمد وارث شاد! وہ تو اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے تیار ہیں آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کی کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ دیکھے بغیر بات کر رہے ہیں۔ مہربانی کر کے ان کے ساتھ بیٹھ کر آپ پہلے دیکھ لیں کیونکہ دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر ان کاشتکاروں کا کچھ نہ ہوا تو جس

طرح وزیر قانون فرما رہے ہیں کہ جناب فیاض الحسن چوہان تیار ہیں اور حکومت کی پالیسی بھی یہ ہے تو ہم اس حوالے سے وزیر اعلیٰ سے بات بھی کر لیں گے یہ آپ لوگوں کی genuine بات ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں یہ ضلع خوشاب کا مسئلہ ہوگا لیکن میں پورے ہاؤس کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ میں ½ 27 ایکڑ کا مالک ہوں، گاؤں کا لمبر دار ہوں اور زمیندار ہوں۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! چلیں، پھر آپ کو مبارک ہو۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ ہمارے بڑے ہیں آپ جو کہیں گے ہم وہ کریں گے یہاں پر تو لوگ وزیر قانون کو چھتروں کے لئے فون کرتے ہیں کہ ہمارا چھترا گم ہو گیا ہے تو ہم ان میں سے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! کیا آپ کا بھی اس حوالے سے کوئی مسئلہ ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں کوئی اور بات کرنے لگا ہوں اسی حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ وہ محکمہ کس کا آتا ہے لیکن میری آپ سے humble submission ہے کہ وہ جس کا بھی محکمہ آتا ہے لیکن کشمیر کے لئے ہر پاکستانی چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو وہ ہر طرح سے ان کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ نیو کیمپس والا پل ہے اس کا نام "وارث میر" کاٹ کر "کشمیر" پل رکھ دیا گیا۔ There are so many roads just like Feroz pure road وارث میر صاحب بھی کشمیری تھے۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: ایک منٹ میری بات سنیں۔ وزیر قانون! اس کو ضرور چیک کریں اور اس کو undo کرنا چاہئے اس لئے کہ وارث میر صاحب کا بھی ایک اپنا مقام ہے اس لئے نہیں کہ وہ حامد میر کے

والد ہیں بلکہ ان کا صحافت میں ایک اپنا مقام ہے۔ میں نے تو کسی پل کا نام نہیں رکھا تھا میں نے صرف ایف سی کالج کا نام رکھ دیا لیکن جو میں نے بھی انڈر پاسز بنائے ہوئے تھے سابقہ حکومت نے اس میں تبدیلیاں کی ہیں۔

میں پھر بھی کہتا ہوں کہ ان کو forgo کریں لیکن یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے لوگوں کے نام وہاں سے ہٹانا زیادتی ہے اس لئے ان کا نام دوبارہ لگوائیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: محترمہ عائشہ نواز مجلس قائمہ برائے سکول ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارہ جات (مدارس وسکولز) پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019. (Bill No.22 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سکولز ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019. (Bill No.22 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سکولز ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019. (Bill No.22 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سکول ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد افضل مجلس قائمہ برائے پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات (ہسپتالز اور ڈسپنسریز) پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019 (Bill No.23 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019.Bill No.23 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019. (Bill No.23 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب غضنفر عباس مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لیناچاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتاہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین 2019 اور مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین 2019 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2019) اور مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2019) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین 2019 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2019) اور مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2019) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے

محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین 2019 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2019) اور مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2019) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the University of Mianwali Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the University of Mianwali Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The University of Mianwali Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Planning and Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز (ریفارمز) پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within two months.

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, MR Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima,

Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali & Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th September 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th September 2019."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! اب آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہاں پر یہ tradition رہی ہے کہ اپوزیشن والے ترامیم دیتے ہیں جبکہ حکومت والے اپنی طاقت اور strength کے بل بوتے پر بل پاس کروا لیتے ہیں اور اب بھی ویسے ہی ہو گا لیکن میں honestly ان ترامیم پر جو بات کروں گا وہ صحیح کروں گا کہ اس بل کا وہی حشر ہونا ہے جیسے لوکل گورنمنٹ ایکٹ کا ہوا۔ ہم لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے بارے کہتے رہے لیکن آپ اس کو manage کر کے ہماری ترامیم take up ہی نہ کیں اور لوکل گورنمنٹ بل پاس ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں اب سمع خراشی کروں گا کہ یہ بل کیا ہے؟ جس طرح جنرل تنویر نقوی نے اپنے حساب سے ایک آئیڈل نظام بنایا لیکن پورا بنا نہ سکے جس کی وجہ سے آدھا تیتر اور آدھا بٹیر رہ گیا۔ جس طرح وہ ایک آئیڈل سسٹم بنانا چاہ رہے تھے اگر وہ بن جاتا تو may be آج یہ حشر نہ ہوتا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چاروں صوبوں نے اپنی اپنی مرضی کے مطابق کیا کیا ترامیم کر دیں۔

جناب سپیکر! اب devolution of powers کا 2001 والا پرانا سسٹم رہا اور نہ ہی نیا سسٹم موجود ہے جس کی وجہ سے آج ہم face کر رہے ہیں۔ یہ اب بھی ایسا سسٹم بنا رہے ہیں جس میں یہ clear and categorically آئین کی خلاف ورزی ہے۔ یہ قانون کی خلاف ورزی ہے کیونکہ یہ ایک پنچایت سسٹم بنا رہے ہیں جبکہ پنچایت کے حوالے سے Arbitration Act پہلے ہی موجود ہے۔ آپ Arbitration Act میں ترامیم کر لیتے لیکن اس کی basic روح کو بھی kill کر رہے ہیں۔ Arbitration Act یہ ہے کہ جب تک دونوں پارٹیاں ثالث پر اپنی consent نہ دیں تب تک ثالثی نہیں ہو سکتی۔ پہلے ثالث سنتے ہیں تب وہ ایوارڈ کرتے ہیں اور وہ ایوارڈ کورٹ میں جاتا ہے تب جا کر ثالثی ہوتی ہے۔ اس سسٹم میں مجھے یہ لگتا ہے کہ:

تم سے پہلے وہ جو اِک شخص یہاں تخت نشیں تھا
اُس کو بھی اپنے خدا ہونے پہ اتنا ہی یقیں تھا

جناب سپیکر! یہ پورا سسٹم پڑھیں تو اس میں ایسے لگتا ہے کہ اگلے پچاس سال انہی کی حکومت رہنی ہے، یہی ہوں گے اور یہ اس کے حساب سے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"بس کرو، بس کرو" کی آوازیں)

جناب سپیکر! یہ قانون سازی ہو رہی ہے اور اس دوران ممبران اس طرح کی باتیں نہیں کیا کرتے۔

جناب سپیکر: جی، No cross talk! انہیں بات کرنے دیں۔ بعد میں وزیر قانون ان کی باتوں کا جواب دیں گے۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! Legislation پر تین تین گھنٹے بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں جب یہ کہوں گا کہ یہ لوگ شاید نئے آگئے ہیں اور انہیں train کرنے کی ضرورت ہے تو پھر ناراض ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اب یہ نہیں بولیں گے۔ آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ جو Alternate Dispute Resolutio Bill ہے جس کے ذریعے یہ ایک اس قسم کی پنچایت بنانے جارہے ہیں، جس طرح سے پنچایت کا حال ہوتا ہے تو ابھی مریدکے میں ہوا، شاہدرہ میں ہوا، ہمارے ضلع خوشاب میں ہوا، میانوالی میں ہوا اور رحیم یار خان میں ہوا۔ کس کس جگہ پر فائرنگ نہیں ہوئی تو یہ ایک عجیب سی پنچایت بنانے چلے ہیں، سارے قانون ختم کرنے جارہے ہیں اور ساری legal چیزوں کو سبوتاژ کر کے اپنی مرضی کا ایک قانون بنانے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ distribution of powers جس میں ریاست کی تین طاقتیں مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ تھیں۔ پہلے سارے کیسز مجسٹریٹس کے پاس جاتے تھے اور separation of powers ہوا تو اس کے بعد ہر چیز عدلیہ کے پاس آگئی لیکن اس بل کے ذریعے عدلیہ سے سارا کام واپس لے کر اپنے ADRs کو دے رہے ہیں۔ یہ ADR کون ہو گا؟ یہ بڑی مزے کی بات ہے۔ ADR وہ ہو گا جسے پی ٹی آئی والے چاہیں گے کہ یہ ADR ہے اور یہ ہمارا اپنا بندہ ہے جس کو ہم بنا رہے ہیں۔ اگر کل کلاں پی ٹی آئی نہ ہوئی اور کوئی اور ہوا تو پھر کیا ہو گا؟ یہ سسٹم ADR اپنا ڈی سی صاحب کر رہے ہیں۔ یہ بھی نہیں کہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جس کا original کام ہے اور جو بیٹھا ہے تنخواہ لے رہا ہے۔ آپ اسے یہ حق دیں کہ وہ ADR بنائے۔ ADR کو ڈپٹی کمشنر اور انتظامیہ بنائے گی۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ADR کے پاس جو court ہو گی اس کا جو پراسیکیوٹر ہو گا اس کی جس سے بنتی ہو گی وہ اس کے کیس کو ADR کے پاس بھیج دے گا اور اس پر کسی کی consent کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں حیران ہوں کہ یہ ہدایات کدھر سے آ رہی ہیں اور کون ان ہدایات کو تیار کر کے بھیجتا ہے۔ ہمارا یہ بے چارہ ایوان، میں یہ کہوں گا کہ ہمارا یہ بے چارہ ایوانas it is جس طرح کوئی چیز آتی ہے بغیر سوچے سمجھے چونکہ اوپر سے ایک چیز آگئی ہے اور وہ لا کر ادھر کھڑی کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ یہ سسٹم بالکل ہمیںsuit نہیں کرتا اور ہماری عوام کوsuit نہیں کرتا لہٰذا اسے پبلک میں لے جائیں اور وہاں عوام سے پوچھیں کہ یہ ہے کیا اور یہ بنانے کیا جا رہے ہیں۔ میں انہیں آج گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ سسٹم بھی لوکل گورنمنٹ کی طرحuphold نہیں ہو گا جو یہ بنانے جا رہے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنی چاہوں گا اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر معزز ممبر جناب محمد وارث شاد اس بل کو پڑھ لیتے تو پھر اعتراض کرتے تو وہ مناسب تھا۔

جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے متفقہ طور پر پاس ہوا ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے متفقہ طور پر پاس کیا ہے جہاں پر اپوزیشن کی بھیrepresentation تھی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ پہلے سے قوانین موجود ہیں تو میں یہ انتہائی ذمہ داری کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک نیا بل ہے اور نیا قانون ہے جس کا کوئیconflict کسی بھی قانون کے ساتھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہdispute resolution اس وقت ہوتا ہے یا ثالثی اس وقت ہوتی ہے کہ جب دونوں پارٹیاں اس پر اتفاق کریں۔ یہ آپ نے فرمایا ہے ناں۔ اگر آپ یہ بل پڑھ چکے ہوتے تو اس کیClause 3 کاPara 3 the court prior to referring the case to ADR اور کیسrefer کرنے سے پہلے دونوں پارٹیوں سے رائے لے گی اور اگر دونوں پارٹیاں اتفاق کریں گی تو پھر بلrefer ہو گا۔ اگر یہ بل پڑھ لیتے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اعتراض نہ کرتے اس لئے ان کا اعتراض درست نہیں ہے۔ شکریہ

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th September 2019."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor–ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal,

Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

RANA MUNAWAR HUSSAIN: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instruction to report thereon by 30th September 2019."

1. Mr Tanveer Aslam Malik, MPA
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, MPA
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha, MPA
4. Mian Manazar Hussain Ranjha, MPA
5. Ms Khalida Mansoor, MPA
6. Ms Bushra Anjum Butt, MPA
7. Mr Saeed Akbar Khan, MPA
8. Mr Ali Akhtar, MPA
9. Mr Ghazanfar Abbas, MPA
10. Mr Muhammad Waris Aziz, MPA
11. Mr Saeed Ahmad, MPA

12. Ms Uzma Kardar, MPA

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instruction to report thereon by 30th September 2019."

1. Mr Tanveer Aslam Malik, MPA
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, MPA
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha, MPA
4. Mian Manazar Hussain Ranjha, MPA
5. Ms Khalida Mansoor, MPA
6. Ms Bushra Anjum Butt, MPA
7. Mr Saeed Akbar Khan, MPA
8. Mr Ali Akhtar, MPA
9. Mr Ghazanfar Abbas, MPA
10. Mr Muhammad Waris Aziz, MPA
11. Mr Saeed Ahmad, MPA
12. Ms Uzma Kardar, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جو بل پیش کیا گیا ہے تو جب لوکل گورنمنٹ بل پیش کیا گیا تو اس پر بھی بات کرنے کا اتنا موقع نہیں ملا۔ اس وقت بھی ہم اس بل پر اظہار خیال کرنا چاہتے تھے۔ اس وقت حکومت کو بہت جلدی تھی کہ لوکل گورنمنٹ بل کو پاس کیا جائے اور فوری طور پر ایڈمنسٹریٹیرز لگائے جائیں۔ لوکل باڈیز کو بڑی بُری طرح سے bulldoze کیا گیا جس سے پنجاب میں problems اتنے پیدا ہوئے ہیں کہ صوبہ بھر کے شہروں میں صفائی کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔ اسی طرح dispute resolving کے لئے آپ قانون بنا رہے ہیں جس پر بہت سے لوگوں کے تحفظات ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے لوکل گورنمنٹ بل میں پنچایت کونسل کا ایک idea دیا ہے جس میں یونین کونسل کو بالکل bulldoze کر دیا گیا ہے۔ وہاں پر سرکاری آفیسر تھے، سیکرٹری تھے اور پورا عملہ ہوتا تھا جو ریکارڈ کے کسٹوڈین تھے۔ اس لوکل گورنمنٹ بل میں پرائیویٹ یا کسی ریٹائرڈ بندے کو تھوڑی سی تنخواہ پر رکھیں گے جو ایک گاؤں میں ریکارڈ کو رکھے گا جس کی کوئی حفاظت نہیں ہے، اس کے لئے کوئی سرکاری بلڈنگ نہیں ہے، کوئی اس کا کسٹوڈین نہیں ہے اور کوئی اس کا responsible نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح سے اس ترمیم میں ہو گا کہ جیسے وزیر قانون نے جناب محمد وارث شاد کو پہلے کہا ہے کہ آپ نے اس بل کی Clause 3 نہیں پڑھی۔ وہ اس کی وضاحت کریں کہ جب Resolution کے لئے کوئی dispute کمیٹی میں جائے گا اور لوگ اس سے رجوع کریں گے تو اگر دوسرا فریق نہیں مانتا تو پھر ان کے پاس کیا اختیار ہو گا۔ ADR صاحب کو تو یہ nominate کر رہے ہیں، ADR جو nominated ہو گا وہ تو اپنی مرضی کرے گا اور اپنی مرضی سے بندے کو nominate کرے گا۔ وہاں کی کمیونٹی کو پوری طرح سے شامل ہونے کا موقع ہی نہیں ملے گا کیونکہ ADR تو انہوں نے nominate کرنا ہے جیسے اب زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بن رہی ہیں۔ یہاں پر بیت المال کمیٹیاں بن رہی ہیں۔ اس وقت لوکل گورنمنٹ کے ذریعے جو حلقہ بندیوں اور حد بندیوں کا کام شروع کیا گیا ہے تو اپوزیشن اس وقت آدھے پنجاب کی مالک ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ سے ایک بھاری اکثریت لے کر پنجاب اسمبلی میں منتخب ہو کر آیا ہوں مجھے آج تک اے سی سلاں والی نے اور ڈسٹرکٹ سرگودھا کے ڈپٹی کمشنر نے on

board نہیں لیا۔ ہم یہ کیسے مان جائیں کہ اے ڈی آر جو ہے وہ اس کمیٹی کو بناتے ہوئے اپوزیشن کو اور کمیونٹی کو on board لے گا یہ یقیناً نقصان اور گھاٹے کی طرف جارہا ہے۔ اس میں قطعی طور پر کمیونٹی کو involve نہیں کیا جارہا اس وقت موجودہ سیاسی صورتحال ہے اُس میں آپ سروے کروا کر دیکھ لیں اس وقت حکومتی پارٹی کی صورتحال صوبہ میں بھی اور وفاق میں بھی بے حد کمزور ہے کوئی بندہ اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ معیشت کی خرابی وجہ سے اور دیگر وجوہات کی وجہ سے لیکن اس وقت اگر ADR کے ذریعے یہ پنچایت سسٹم کو بلڈوز کریں گے، یہ اپنا نیا سسٹم لائیں گے اور یونین کونسلوں کو بلڈوز کریں گے، لوکل گورنمنٹ کے سسٹم کو بلڈوز کریں گے تو میرا خیال ہے اس سے dispute ختم نہیں ہوں گے بلکہ dispute زیادہ بڑھیں گے تو میری request ہے اس کو reject کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پھر دوھرانا چاہوں گا کہ معزز ممبر نے جو بیشتر باتیں کیں ہیں وہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق تھیں تو میں اُن کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں یہ لوکل گورنمنٹ کا بل نہیں ہے یہ بل اے ڈی آر ہے جس کو alternate dispute resolution کہتے ہیں اس لئے میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ آپ نے ایک بات فرمائی ہے کہ اگر دونوں پارٹیاں اتفاق نہیں کریں گی تو پھر کیا ہو گا پھر معاملہ واپس عدالت کے پاس آجائے گا اس کو مہربانی کر کے پڑھ لیں اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ اس ترمیم کو رد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instruction to report thereon by 30th September 2019."

1. Mr Tanveer Aslam Malik, MPA
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, MPA
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha, MPA

4. Mian Manazar Hussain Ranjha, MPA
5. Ms Khalida Mansoor, MPA
6. Ms Bushra Anjum Butt, MPA
7. Mr Saeed Akbar Khan, MPA
8. Mr Ali Akhtar, MPA
9. Mr Ghazanfar Abbas, MPA
10. Mr Muhammad Waris Aziz, MPA
11. Mr Saeed Ahmad, MPA
12. Ms Uzma Kardar, MPA

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad , Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali

Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq. Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali & Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 3 of the Bill, for sub-clause (1), the following be substituted:
>
> "(1) A court may refer a case mentioned in Schedule I of the Act to ADR within thirty days of appearance of the defendants with the mutual consent of both parties."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 3 of the Bill, for sub-clause (1), the following be substituted:

"(1) A court may refer a case mentioned in Schedule I of the Act to ADR within thirty days of appearance of the defendants with the mutual consent of both parties."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، oppose ہوا۔ اب آپ اس پر بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے پہلے جو ترمیم move کی تھی اُس میں بھی اسی چیز پر زور دیا تھا کیونکہ جو natural justice ہے natural justice کا تقاضا یہ ہے اور اس میں اگر آپ اسلامی نظریاتی کونسل کو بھی on board کریں، اسلام کے جو ہمارے علماء ہیں اُن کو بھی on board لیں اور basic law جو انگریز کا قانون ہے کہ nobody can be penalized unheard یہ basic principal ہے تو میں حیران ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا نے میرے بات کرنے کے بعد انہوں نے حکومتی سائیڈ سے تالیاں بھی بجوائیں کہ میں نے تو کہا تھا کہ دونوں parties کی consent سے ہو گا جبکہ Clause 3 میں both the parties نہیں ہے یہ میری request ہے اور اگر جناب محمد بشارت راجا اس پر mentally clear ہیں تو یہ اس کو admit کر لیں اور یہ اس میں شامل کر لیں دونوں parties کو ضرور ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پھر دوبارہ پڑھ دیتا ہوں Clause 3 میں نے پہلے پڑھ کر بھی سنائی ہے کہ دونوں پارٹیز کے اتفاق کے علاوہ نہیں جائے گا اگر اتفاق نہیں ہو گا تو عدالت میں واپس آئے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اب ہو گیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا دوبارہ پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے پڑھ دیا ہے اب تو question put ہو گیا ہے اس کو put کر لینے دیں۔

Now, the question is:

That in Clause 3 of the Bill, for sub-clause (1), the following be substituted:

"(1) A court may refer a case mentioned in Schedule I of the Act to ADR within thirty days of appearance of the defendants with the mutual consent of both parties."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf

Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad , Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-Ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali & Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

That in Clause 4 of the Bill:

(i) in sub-clause (1), for para (a), the following be substituted:

"(a)in a case arising out of a police report on the application by the concerned public

prosecutor with the consent of both the parties at any time before framing of the charge;"

(ii) in sub-clause (1), para (b) be omitted; and

(iii) in sub-clause (2), in para (a), after the word "charge", the words "with the consent of both the parties", be added.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 4 of the Bill:

(i) in sub-clause (1), for para (a), the following be substituted:

"(a)in a case arising out of a police report on the application by the concerned public prosecutor with the consent of both the parties at any time before framing of the charge;"

(ii) in sub-clause (1), para (b) be omitted; and

(iii) in sub-clause (2), in para (a), after the word "charge", the words "with the consent of both the parties", be added."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اب میں کیا بات کروں مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی۔ یہ ان کا بل جو کمیٹی نے پاس کر کے بھیجا ہے وہ میرے پاس ہے اگر کہیں تو ہاؤس کے اندر میں وہ پڑھ دیتا ہوں اس میں کہیں انہوں نے چارج سے پہلے اور نہ چارج کے بعد کہیں ذکر ہی نہیں کیا کہ with the

consent of both the parities یہ میرا کوئی ذاتی بل نہیں ہے جس کے لئے میں اتنا شور مچا رہا ہوں ایک genuine سی بات ہے۔

جناب سپیکر! آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کسی کو سنے بغیر penalize نہیں کر سکتے کسی کی consent کے بغیر، ثالث آپ کیسے مقرر کر سکتے ہیں؟ پبلک پراسیکیوٹر کو کون حق دیتا ہے کہ پبلک پراسیکیوٹر جس کو مرضی آئے وہ اُس کو refer کر دے گا۔

جناب سپیکر! میرا یہی رونا ہے دوسرا تیسرا objection میں کر رہا ہوں اور جناب محمد بشارت راجا اُٹھتے اور وہ کہتے ہیں اس میں لکھا ہوا ہے۔ پوچھیں کدھر لکھا ہوا ہے؟ اچھا جی کوئی نہیں، آپ کہتے ہیں بلڈوز کر دو، اچھا no کر دو، motion is lost جناب یہی تو میں نے گلا کیا تھا جس پر میں نے ایک شعر سنایا تھا شاید آپ نے سنا نہیں کہ:

خُوگر حمد سے تھوڑا سا گلا بھی سُن لے

جناب سپیکر! آپ تھوڑی سی مہربانی کریں اس طرح نہیں کہ جو کہتے جائیں بالکل glaringly غلط ہے چونکہ میڈیا بھی موجود نہیں میرے خیال میں آج وہ بھی پتا نہیں کدھر گئے ہیں؟

جناب سپیکر: چلیں آپ کی بات ہو گئی ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! ذرا explain کر دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس طرح کا ظلم نہ کریں۔ میری ایک بات ہے جناب محمد بشارت راجا اپنی statement دیں، both the parities کر دیں، with the consent of both the parities ساری چیزیں، میں راضی، میں خوش اور یہ میرا کوئی ذاتی معاملہ ہے؟

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں دو چیزیں پڑھ دیتا ہوں پہلا جیسے میں نے پہلے بھی پڑھا ہے۔ Clause 3 کا para 3

The court prior to referring the case to ADR shall ask the parties their opinion as to the referral, and where a reference is made to ADR with the consent of the parties, the court may formulate the points in issue.

جناب سپیکر! یہ دوسرا 4(b) ہے:

In cases arising out of a complaint, with the agreement of the parties to the case, at any time after framing of the charge.

جناب سپیکر! جب تک دونوں parties متفق نہیں ہوں گی اُس وقت تک وہ آگے نہیں جائے گا اور میں سمجھتا ہوں اس سے ہماری عدالتوں پر بوجھ کم ہو گا۔ جب دونوں فریق یہ کہتے ہیں کہ مصالحت کروادی جائے تو پھر گورنمنٹ کو اُس میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 4 of the Bill:

(i) in sub-clause (1), for para (a), the following be substituted:

"(a)in a case arising out of a police report on the application by the concerned public prosecutor with the consent of both the parties at any time before framing of the charge;"

(ii) in sub-clause (1), para (b) be omitted; and

(iii) in sub-clause (2), in para (a), after the word "charge", the words "with the consent of both the parties", be added.

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Ms Rabia Naseem Farooqi. She may move it.

MS RABIA NASEEM FAROOQI: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 4 of the Bill, in para (a) of sub-clause (2), after the word "concerned", the words "and the complainant", be inserted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 4 of the Bill, in para (a) of sub-clause (2), after the word "concerned", the words "and the complainant", be inserted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! justification میں نے دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ بات کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! محنت کر کے پیش کی ہے اس لئے میں بتا رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

MS RABIA NASEEM FAROOQI: Mr Speaker! Without the consent or agreement of the complainant the public prosecutor cannot make an agreement. The consent of the complainant is necessary without which the judicial proceedings can not be conducted, if a court with the agreement of the public prosecutor refer a case falling under section 345 (2) of the Code of Criminal Procedure without obtaining the consent of the complainant. The complainant can disagree and the future proceedings would not be conducted. It is also pertinent to mention here that in section 345(2) the detail of persons is mentioned who can compound the offence. Therefore along with the agreement of public prosecutor the agreement of the complainant is necessary.

Furthermore, the same type of amendment is also proposed by the Standing Committee on Law in sub clause 1 Para a(i). Hence on the same pattern the amendment may please be made.

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس میں ترمیم ہذا کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جو مقدمات پولیس رپورٹ کے تحت ظاہر ہوں گے۔اُن میں اے ڈی آر reference سے قبل مدعی کی رضامندی ضروری نہیں ہے جب کیس دائر ہو جائے گا اُس کے بعد اگر فریقین کی رضامندی ہو گی تو آگے چلے گا یہ میں بار بار اس لئے وضاحت کر رہا ہوں اور باقاعدہ قانون میں بھی۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

"That in Clause 4 of the Bill, in para (a) of sub-clause (2), after the word "concerned", the words "and the complainant", be inserted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 5 & 6

MR SPEAKER: Now, Clauses 5 & 6 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 5 & 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Ms Rabia Naseem Farooqi. She may move it.

MS RABIA NASEEM FAROOQI: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 7 of the Bill, in sub-clause (3), for the words "a common decision", the words "an agreement", be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 7 of the Bill, in sub-clause (3), for the words "a common decision", the words "an agreement", be substituted. "

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: اس کو وزیر قانون نے oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

MS RABIA NASEEM FAROOQI: Mr Speaker! The use of common decision has become obsolete moreover; the decision is announced by a court, an authority or a third party among the parties. When the parties arrive at consensus the same is called an agreement. It is also added that in sub-clause (2) the word agree is used therefore, on the same pattern amendment may please be accepted.

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم اس لئے مناسب نہیں ہے کہ جو لفظ اس وقت استعمال کیا گیا ہے وہ قانون اور قاعدے کے مطابق کیا گیا ہے اور اگر اس کو یہاں سے delete کیا جائے گا تو اس میں confusion create ہو گی۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

> That in Clause 7 of the Bill, in sub-clause (3), for the words "a common decision", the words "an agreement", be substituted.

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad , Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar,

Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 7 of the Bill, sub-clause (3) be omitted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 7 of the Bill, sub-clause (3) be omitted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس کو پڑھ دیتا ہوں۔

> Where the parties are unable to arrive at a common decision, the court shall make a reference to an accredited ADR service provider or ADR centre in the prescribed manner.

جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ جب کوئی common decision نہیں ہو گا تو کورٹ اس کو ایریا سنٹر کو refer کر دے گی۔ میں اسی سلسلے میں پھر وہی عرض کروں گا کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ

> Where the parties are unable to arrive at a common decision, the court shall make a reference to an accredited ADR service provider or ADR centre in the prescribed manner.

جناب سپیکر! یہاں سارے دوست بیٹھے ہیں میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ یہ ADR centre اور ADR Service Provider کو ایک private capacity میں لے کر جا رہے ہیں اور اس کو باقاعدہ commercialize کر رہے ہیں۔ یہ انصاف commercialize ہو رہا ہے ADR centre پرائیویٹ ہوں گے، ADR persons nominated ہوں گے اور ان کو گورنمنٹ nominate کرے گی چاہے کسی کی بھی گورنمنٹ ہو۔ وہ nominated لوگ آکر اتنے بڑے بڑے فیصلے کریں گے۔ اگر آئین کا شیڈول 1 اور شیڈول 2 پڑھیں تو اربوں کی پراپرٹی جس پر کوئی limitation بھی نہیں ہے، میں نے اس میں کلاز ڈالی ہے۔ یہ ADR Service providers کو اور ADR persons کو unlimited powers دے رہے ہیں جبکہ یہ دونوں private entity ہوں گی۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس قسم کی unlimited powers تو کورٹ کو بھی نہ دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں 7(3) کو پڑھنا چاہتا ہوں کہ:

Where the parties are unable to arrive at a common decision, the court shall make a reference to an accredited ADR service provider or ADR centre in the prescribed manner.

جناب سپیکر! ابھی رولز بننے ہیں پھر prescribed manner آئے گا۔ جہاں کسی ثالث پر اتفاق نہیں ہو گا وہاں ہم کورٹ کو اختیار دے رہے ہیں کہ کورٹ فیصلہ کرے جبکہ یہ کہتے ہیں کہ اس کو اڑا دیا جائے اور فیصلہ کسی فرد کو دے دیا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 7 of the Bill, sub-clause (3) be omitted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 8 to 10

MR SPEAKER: Now, Clauses 8 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 8 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain,

Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq. Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

That in Clause 11 of the Bill:

(i) in sub-clause(1), in para(d), after the word "provider", the words "with the consent of both the parties" be added;

(ii) in sub-clause(1), in para(e), after the word "centre", the words "with the consent of both the parties" be added; and

(iii) sub-clause(2) be omitted and sub-clause(3) be renumbered accordingly.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 11 of the Bill:

(i) in sub-clause(1), in para(d), after the word "provider", the words "with the consent of both the parties" be added;

(ii) in sub-clause(1), in para(e), after the word "centre", the words "with the consent of both the parties" be added; and

(iii) sub-clause(2) be omitted and sub-clause(3) be renumbered accordingly.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: انہوں نے oppose کیا ہے۔ اب آپ اس پر بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے اس کے basic theme کے بارے میں ترامیم دی ہیں اور میں اس پر اب بھی قائم ہوں۔ نمبر 1 یہ جو ADR اور ADR persons ہیں یہ بالکل ہی ٹوٹل غیر آئینی اور غیر قانونی چیز کر رہے ہیں، یہ نہیں ہونا چاہئے اور اس میں بھی یہ کر رہے ہیں کہ ایک کلاز میں کہیں دونوں parties کی consent ہے باقی سارا بل اسی طرح پڑا ہے تو اس میں،

میں نے کوشش کی ہے کہ کم از کم ہر جگہ پر یہ statement دے دیں اور اس کو amend کر لیں۔ اگر یہ ADR اور ADR person سے باہر نہیں نکل سکتے تو کم از کم اتنا ضرور کر لیں کہ ادھر جن لوگوں کو لے جائیں گے ان کو with the consent of the parties لے کر جائیں اور اس کے بغیر نہ لے کر جائیں۔ یہ آپ کے گلے پڑ جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پھر بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کلاز 11 کو پڑھا نہیں ہے اور اس کلاز 11 میں کوئی consent کا ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

That in Clause 11 of the Bill:

(i) in sub-clause(1), in para(d), after the word "provider", the words "with the consent of both the parties" be added;

(ii) in sub-clause(1), in para(e), after the word "centre", the words "with the consent of both the parties" be added; and

(iii) sub-clause(2) be omitted and sub-clause(3) be renumbered accordingly.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 12 to 14

MR SPEAKER: Now, Clauses 12 to 14 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 12 to 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad , Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, MR Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar,

Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 15 of the Bill, for sub-clause (1), the following be substituted:
>
> "(1) One time right of appeal shall lie from the decree or order of the court under the Act."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 15 of the Bill, for sub-clause (1), the following be substituted:
>
> "(1) One time right of appeal shall lie from the decree or order of the court under the Act."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: انہوں نے oppose کیا ہے اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں پھر بڑے دکھی دل کے ساتھ عرض کرنا چاہوں گا کہ میں بھی کم از کم قانون کا ایک ادنیٰ سا طالب علم ہوں اور میں نے اس طرح کی legislation آج تک نہیں دیکھی، کوئی پچھلے پندرہ، بیس سال سے میں بھی ادھر ہوں، آپ کے ہاں ہوں اور

میں نے اس طرح legislation نہیں دیکھی کہ آپ ایک ADR اور ADR person commercial law بنا رہے ہیں۔ آپ انصاف کو کمرشلائز کر رہے ہیں اور انصاف کو کمرشلائز کرکے پھر اپنی مرضی سے کسی کی consent لئے بغیر آپ اس کو right of appeal بھی نہیں دے رہے۔ میں کیا کروں، میں ان دیواروں کے ساتھ سر پھوڑ لوں، اس صوبائی اسمبلی کی دیواروں کے ساتھ سر پھوڑ لوں یا ٹکراؤں؟ یہ لوکل گورنمنٹ بل کی طرح اوپر سے ایک حکم نامہ آگیا ہے اور جس طرح حکم نامہ ہے ہم اسی طرح کر رہے ہیں، یہ کہاں کی بات ہے کہ آپ ایک بندے کو right of appeal بھی نہیں دیتے۔ ایک ADR person، ادھر آپ ایک commercial entity بنا رہے ہیں اور وہ commercial entity اربوں اور کروڑوں روپے کی جائیداد کا فیصلہ کرے گی۔ یہ سارے بیٹھے ہوئے ہیں اور کسی کو سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کیا ہے۔ آپ کم از کم ایک right of appeal تو دے دیں۔ یہ ہر چیز bulldoze کرتے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب دونوں پارٹیاں کسی مسئلے پر consent دے دیتی ہیں تو اس کے بعد اپیل کون کرے گا؟ جب consent سے ایک بات ہو رہی ہے اور دونوں باہمی اتفاق سے بات کر رہے ہیں تو اپیل کون کرے گا؟

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ جناب محمد وارث شاد نے اتنی جذباتی تقریر کی ہے۔

Now, the question is:

That in Clause 15 of the Bill, for sub-clause(1), the following be substituted:

"(1) One time right of appeal shall lie from the decree or order of the court under the Act."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ms Rabia Naseem Farooqi. She may move it.

MS RABIA NASEEM FAROOQI: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 16 of the Bill, in sub-clause(3), after the words "ADR person", appearing in line 1 & 2, the comma and the words "ADR centre", be inserted and after the words "ADR person", appearing in line 3, the words "or ADR centre", be inserted and at the end of sub-clause(3) before the full-stop the words "or it", be inserted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 16 of the Bill, in sub-clause(3), after the words "ADR person", appearing in line 1 & 2, the comma and the words "ADR centre", be inserted and after the words "ADR person", appearing in line 3, the words "or ADR centre", be inserted and at the end of sub-clause(3) before the full-stop the words "or it", be inserted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: انہوں نے oppose کیا ہے اب آپ بات کر لیں۔

MS RABIA NASEEM FAROOQI: Mr Speaker! The terms ADR person and ADR centre have been defined separately in the Bill hence in the present position sub clause 3 is not applicable to ADR centre. It is necessary that the intent of the linguist must be clear. Therefore, to remove any ambiguity the amendment may please be accepted.

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کلاز (3)16 میں ADR centre کا لفظ شامل کیا جانا ضروری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

"That in Clause 16 of the Bill, in sub-clause (3), after the words "ADR person", appearing in line 1 & 2, the comma and the words "ADR centre", be inserted and after the words "ADR person", appearing in line 3, the words "or ADR centre", be inserted and at the end of sub-clause (3) before the full-stop the words "or it", be inserted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 17 to 20

MR SPEAKER: Now, Clauses 17 to 20 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 17 to 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq. Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf,

Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور جناب محمد بشارت راجا کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ جو پہلے انہوں نے میری بات مان لی۔ میرے خیال میں، میں تو right of appeal یہی سمجھا ہوں، اب میں اس سلسلے میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہوں گا۔

Mr Speaker! I move:

That in Clause 21 of the Bill:

(i) in sub-clause (1), after the word "centres", the words "as recommended by the concerned District and Session Judge", be added.

(ii) in sub-clause (2), for the words "staff and funds", the words "staff, funds and security staff as well" be substituted.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 21 of the Bill:

(i) in sub-clause (1), after the word "centres", the words "as recommended by the concerned District and Session Judge", be added.

(ii) in sub-clause (2), for the words "staff and funds", the words "staff, funds and security staff as well" be substituted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! جناب محمد بشارت راجانے oppose کیا ہے لہٰذا اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ آپ انصاف اور جسٹس کو بجائے courts جو separation of powers کا concept تھا ججز سے لے کر ADR اور ADR سنٹر میں لے کر جا رہے ہیں۔ ADR, ADR Person اور ADR سنٹر کمرشل entity بنانے جا رہے ہیں۔ کم از کم یہ کریں کہ اس کی sanctity کے لئے، اس کے تقدس کے لئے اسے انتظامیہ کے رحم و کرم پر نہ چھوڑیں کل پتا نہیں کس کی گورنمنٹ ہو گی اس لئے کم از کم اسے جوڈیشری کے پاس رہنے دیں ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہی nominate کرے اور وہی ADR سنٹر اور ADR person بنائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جناب محمد وارث شاد جو تجویز دے رہے ہیں یہ اپنی نوعیت کی واحد ایک ایسی تجویز ہے جہاں حکومت اور کیبنٹ کو پابند کیا جا رہا ہے کہ ڈسٹرکٹ و سیشن جج صاحب سے اجازت لے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نامناسب ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر تو یہ وزیر اعلیٰ نے بنانا ہے تو میں کہہ دیتا ہوں کہ ٹھیک ہے لیکن جو کچھ نیچے ہو رہا ہے، پرسوں جو کچھ چونیاں میں ہوا ہے۔۔۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 21 of the Bill:

(i) in sub-clause(1), after the word "centres", the words "as recommended by the concerned District and Session Judge", be added.

(ii) in sub-clause(2), for the words "staff and funds", the words "staff, funds and security staff as well" be substituted.

(The motion was lost.)

Now the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from Ms Rabia Naseem Farooqi and she may move it. She is not present.

Now the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSES 24 TO 26

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 to 26 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 24 to 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

SCHEDULE I

MR SPEAKER: Now, Schedule I of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattah, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja ImranNazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar,

Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, MR Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker I move:

> "That in Schedule I of the Bill, in para (3), after the word "property", the words "up to rupees 10 million only", be added."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Schedule I of the Bill, in para (3), after the word "property", the words "up to rupees 10 million only", be added."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! جناب محمد بشارت راجا نے اسے oppose کیا ہے۔ آپ اس پر بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ADR اور ADR person کو پراپرٹی کے سلسلے میں unlimited powers دے رہے ہیں۔ immoveable property چاہے وہ کروڑوں، اربوں یا کھربوں روپے کی ہے۔ اگر کل ہمارے علاقوں میں ہمارا کوئی مخالف ADR یا ADR person یا ADR سنٹر بنا تو پھر پتا نہیں کیا کیا کھیل ہو گا لہذا اسے

کم از کم اتنا restrict کر دیں جو قابل برداشت ہو یعنی آپ ADR اور ADR سنٹر کو 10 ملین روپے تک کا حق دے دیں لیکن انہیں اربوں کھربوں روپے کی unlimited powers نہ دیں۔

جناب سپیکر! میں بار بار request کر رہا ہوں میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے بلکہ میں public at large کی خاطر کر رہا ہوں ورنہ میں آپ کو اتنی لجاجت سے اتنی منتیں نہ کرتا لہٰذا آپ اسے کم از کم 10 ملین روپے تک restrict کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے amount نہیں لکھی، جناب محمد وارث شاد تو اسے 10 ملین تک کرنا چاہتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ چاہے اربوں کی پراپرٹی ہے اگر دو فریق کسی کو ضامن ڈال کر اپنی صلح کرنا چاہتے ہیں اور معاملے کو حل کرنا چاہتے ہیں تو میں اور آپ کون ہوتے ہیں؟

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That in Schedule I of the Bill, in para (3), after the word "property", the words "up to rupees 10 million only", be added."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"Schedule I of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

SCHEDULE II

MR SPEAKER: Now, Schedule II of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is that:

"Schedule II of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattah, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja ImranNazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, MR Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani,

Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since the amendment is not moved the same was disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE I, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause I, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Third reading starts .Minister for law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

جناب سپیکر: اب اجلاس کل مورخہ 20۔ ستمبر 2019 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔